وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

رسالہ

ماجریٰ

على السادات والشیعہ من یدی بنو امیہ وبنو عباسیہ

ترجمہ مع اصل

عبارات

مکاتیب علامہ ابوالمؤید خوارزمی و درجات الرفیعہ علامۃ السید علی خان مدنی و کشکول

شیخ بہائی علیہم الرحمہ

از

خان بہادر سید اولاد حیدر بلگرامی کواتھ مقامی

(مؤلف سوانح حضرات چہاردہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین)

شمسی مشین پریس کٹرہ آگرہ مین چھپا

ما جریٰ

علی

السادات والشیعہ من بنی امیہ والعباسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ و احسانہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ و اقرانہ و المستشہدین معہم من انصارہم و اعوانہ

ما جریٰ (علی السادات والشیعہ من بنی امیہ والعباسیہ) کیا ہے؟ اور اس ماجرے کا مدعا کیا ہے؟ پہلو اسی کو عرض کر دینا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرے موجودہ مشغلہ تالیف۔ تدوین کتاب اسوۃ الرسول کے سلسلہ میں ایک جملہ معترضہ ہے اور کچھ نہیں

موضوعات فی الحدیث کی بحث میں بہت سی کتب رجال دیکھنی پڑیں۔ ان کتابوں کے سلسلہ سیر میں۔ میں نے اور زیادہ احادیث موضوعہ اور روایات مصنوعہ کو نہایت غور و خوض سے اور تحقیق و تفتیش سے دیکھا جو اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین ان

تنقیص شان - نوبین مدارج اور تخفیف حقوق مین مرتب ہوتی ہین - چونکہ ہر امر کے لئے ایک سبب اور ہر سبب کے لیئے ایک علت خاص کا ہونا ضروری ہے - اس لئے ان طومار کذبیات کی طیاری اور ان دفاتر موضوعات کی سیہ کاری کو اسباب و علل بھی تلاش کرنے ضرور ہوئے - جیسے جیسے ان امور کی تحقیق بڑہتی گئی ویسے ویسے یہ راز سربستہ کھلتے گئے -

بالاخر یہ ثابت ہو گیا کہ ان امور کی ابتدا بھی نظام خلافت کی ایجاد کے زمانہ ہی سے شروع ہوئی ہے - اور جیسے جیسے نظم خلافت مین وسعت ہوتی گئی ویسی ویسی اوسکی توسیع و توشیع کی بھی ضرورت بڑہتی گئی - نتیجہ یہ ہوا کہ استحکام سلطنت کی قوی اور تنہا ذریعہ یہی موضوعات قرار پاتے -

چونکہ ابتدا ہی سے تقریبا ملک و قوم کے تمام افراد حصول دولت کی امیدون مین پڑ کر اس اصول کے معاون نکلے - بہت کم ایسے تھے جو اسکی مخالفت پر قائم رہے نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت کی حمایت اور استعانت کی وجہ سے اس اصول نے ایسی قوت پکڑی اور ایسی ترقی پائی کہ اس کے معاونین تمام اقطاع عالم مین موجود ہو گئے - اور مخالفین مخالفت اصول کی وجہ سے ہر مقام مین نیست نابود کر دیئے گئے - اس کی ترویج و اشاعت مین سلطنت معاون نے جیسی جیسی ظالمانہ تدبیرون اور حیا سوز تدبیرون سے کام لیا وہ آج تک اسلامی کتب تاریخ و

سیر مین محفوظ ہین - بالآخر یہ امور استحکام سلطنت
اصول مسلمہ ہونے کے مدارج سے ترقی کرکے اصول
عقائد دین داخل کر لیے گئے - معاہدین مین تو ہر درجہ اور
ہر طبقہ - ہر قوم اور ہر فرقے کے لوگ داخل تھے - مگر اس کی
مخالفت مین صرف اوسی مخصوص فرقے کے لوگ تھے جو
شیعہ علی اور دوستدار اہلبیت کے لقب سے مشہور
تھے - ان امور کی مخالفت کی وجہ سے اس فرقہ اور عقیدہ
کے لوگون کو سلطنت کی کشمکش سے جتنے مظالم و مصائب
اوٹھانے ہوے اون سے کہین زیادہ علما و فضلا کی تحریر و تقریر
سے ایذا پر ایذا اور آزار پر آزار برداشت کرنے ہوے

یون تو یہ حالات و واقعات جستہ جستہ تمام تاریخ
و سیر کی کتابون مین مندرج ہین - مگر نہ اون مین کوئی ترتیب
ہے نہ عنوان - نہ کوئی تفصیل ہے نہ سلسلہ بیان - زمانہ
کا مذاق ہر واقعہ کی تفصیل و سلسلہ کا مشتاق ہے - اس لیے
ضرور تھا کہ ان امور مین اون تالیفات کا تتبع کیا جاے
جن مین سلسلہ کا بھی لطف ہو اور تفصیل کی بھی خوبی -
آپ جانتے ہین - جوئندہ یابندہ - ممکن نہین کہ
کسی کی کوشش بیکار جاے - خصوصاً حقیقت کی تلاش
حسن اتفاق سے عبقات الانوار جلد سوم بحث حدیث
منزلت کو مطالعہ کرتے وقت یہ تین درناب حقیقت
نظر آئے - جنکی ندرت اور افادہ منفعت کی ضرورت سمجھتے
زیادہ قوم و ملت کے لوگون کو تھی -

چونکہ اصولاً خادم کا کام خدمت ہے۔ اور خدمت سے عظمت ہے۔ اس لئے اسوۃ الرسولؐ کے موجودہ سلسلۂ تدوین کو تین مضمون تک موقوف کر کے اصلی ترتیب و تجمیع کی کوشش کی گئی اور یہ جواہر پارے ایک سلک بیان میں مسلسل کر کے بہ اہل قوم و ملت کی اطلاع و واقفیت کو لئے پیش خدمت کئے گئے۔ اور اس مجموعہ کا نام ماجریٰ علی السادات والشیعہ من یدے بنی امیہ والعباسیہ رکھا گیا

رسالہ ماجریٰ میں پہلے علامہ ابوالمؤید خوارزمی علیہ الرحمہ کے رسالہ مکاتیب کی عبارت اصل مع ترجمہ درج ہے۔ جو حقیقت میں موضوعات و مصنوعات احادیث و روایات اور تمام مظالم و مفاسد بنی امیہ و بنی عباسیہ کا تفصیلی دفتر ہے یہ رسالہ کا رسالہ پورا نقل کر دیا گیا ہے اس لئے کہ سوائے کتبخانہ فردوسیہ جناب علامہ فردوس مآب طاب ثراہ۔ لکھنؤ کے۔ اجتک کہیں بھی ہندوستان بھر میں اسکا نام نہیں سنا گیا ہے۔ لہذا بغرض تصدیق و توثیق اسکے خاتمۃ الطبع کی اصلی عبارت جو کارپردازان مطبع بولاق مصر مغربیہ کی طرف سے اصل کتاب کے ساتھ لکھ دی گئی ہے۔ مندرج ہے۔

مزید اطمینان کی غرض سے اصل مؤلف علامہ ابوالمؤید خوارزمی کے احوال اور اولی معتبہ اور مستند ہونے کی کوشش بھی مختلف علما و فضلا۔ محدثین و مورخین کے قول سے مندرج کر دی گئی ہے

یہ مختصر سا رسالہ کیا ہے۔ حقیقۃً التحقیق کا آئینہ
اسمین حالات، و واقعات کی تفصیل تو ضرور ہے۔ اور
اسمین بھی کلام نہین۔ مولف علیہ الرحمہ نے اسکو محققانہ
اور مورخانہ نقطہ خیال سے بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ پر
لکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سلسلہ بیان مین واقعات
کو قبل و بعد کا التزام نہین رکھا ہے۔ اس کمی کا یہ باعث
معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر کوئی خاص کتاب یا رسالہ تو تھی
ہی نہین بلکہ شیعان نیشاپور کے ایک استفتہ کا
قلمداشتہ جواب تھا جو بغیر کسی انتظام تالیفی کے لکھکر
سائلین کے پاس بھیجدیا گیا تھا۔ اس لئے ان مین ترتیب
واقعات کی چندان ضرورت نہین تھی۔

دوسری علامہ سید علی خان مدنی کی کتاب
درجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ کی عبارت
اصل مع ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حقیقتاً کتاب الاحداث
امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی سیف المدعو بہ مدائنی کا
خلاصہ ہے۔ فاضل محقق نے محققانہ اور مورخانہ انداز
سے تمام واقعات کو مفصل اور مسلسل طور پر بقید زمانہ
وقوع۔ اذکر اسباب و علل۔ غرض ہر جزوی اور کلی اطلاع
ایکبار حاصل ہو جاسکتی ہے۔ مکاتیب سے اگرچہ اسکے
مضامین مختصر ہین۔ مگر باقاعدہ ہین سلسل ہین اور
مفصل تیسری کشکول شیخ بہاؤالدین آملی

علیہ الرحمۃ کی عبارت سے جس کا انداز بیان سورخانہ
اور محققانہ شان رکھنے کے علاوہ - فلسفانہ دلائل پر مبنی
ہی - خصوصاً وضعین حدیث و روایت کو اون کی
موضوع کرنے کی ضرورت و مجبوری - اصول عقاید
مین اونکا شمول - پھر اونکے خارجی اثر سے اصول عقاید
مین مختلف مفاسد کا پیدا ہونا اور پھر اون سے اسلام
مین انواع اقسام کے مذاہب اور شعائب کا مخترع ہونا - مذہب
جبر کا خاص طور پر منتج ہونا - اس تفصیل و خوبی سے
بیان کیا ہی جسکے تسلیم کر لینے مین پھر کسی عقل والے کو
کوئی عذر نہین ہو سکتا

چونکہ یہ مضامین اس تفصیل و سلسلہ سے اسلام
کی عام اور مروجہ کتب تاریخ و سیر مین موجود نہین اور جن مذکو
الصدر کتابون مین موجود ہین وہ فی الحال کمیاب ہین - اور
اگر سب کی سب کمیاب بھی نہ ہون تو صرف اونکا یکجائی مین
ہونا ہی - قوم و ملت کی عام اطلاع و واقفیت کے لیئے -
بہت بڑی وقت اور دشواری کا باعث ہی - اس ضرورت
کو مد نظر رکھکر اس خادم قوم و ملت نے جو گذشتہ تیس برسون
سے ان اقسام کی قومی اور دینی خدمات کو انجام دیرہا ہے
محض افادہ و اطلاع قوم و ملت کی ضرورت سے مرقومہ بالا
کتابون کی عبارات کو اون کے سلیس اور عام فہم ترجمون
کے ساتھ جمع کر دیا ہے - گویا یہ مقدمہ ہے ہمارے اوس تبصرہ
کا جو اسوۃ الاصول جلد اول میں شبلی صاحب کے دیباچہ

سیرۃ النبی پر لکھا گیا ہو اور جس میں انہیں موضوعات کی قوت استناد پر مستخرجات احادیث کو مشاہدات تاریخ و سیر پر ترجیح دی گئی ہے اور ان تمام مظالم و مفاسد پر خاک ڈالی گئی ہے جو ان موضوعات کا اصلی باعث تھے سہ

اے آنکہ ز ظلم و جور بگرفتہ ہمو　　جنبیدہ ز آہ ستم نائب سر ہو
بیخوف مباش از مکافات عمل　　بنگر و سیعلم الذین ظلموا

(مؤلف)

امید ہے کہ بالغ نظران قوم و ملت اس مختصر مگر مفید خدمت کو قبول فرما کر خادم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائینگے

سہ

برکریماں کارہا دشوار نیست

و

اخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین

کواٹھ شریف العمارت　　المولف
ضلع آرہ　　احقر
　　سید اولاد حید بلگرامی
۱۴ ربیع الثانیہ بتاریخ شنبہ　　عفی عنہ
۱۳۴۲ھ

فہرست مضامین مندرجہ رسالہ ماجراے

شمار	مضامین	صفحہ
۱	مکاتیب علامۂ ابوالموید ابوبکر محمد ابن عباس خوارزمی	۱-۲۸
۲	عبارت خاتمۃ الطبع رسالہ مکاتیب از مطبع بولاق مصر	۲۸-۳۰
۳	عبارت کتاب درجات الرفیعہ از علامہ سید علی خان مدنی	۳۱-۴۳
۴	توثیق امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی سیف المداینی	۴۴-۴۶
۵	توثیق علامہ ابوالموید ابوبکر محمد بن عباس خوارزمی	۴۶-۴۸
۶	عبارت کشکول شیخ بہاء الدین آملی علیہ الرحمہ	۴۸-۶۱

المولف الاحقر سید اولاد حیدر

عفی عنہ

الله اکبر

رسالہ مکاتیب علامہ خوارزمی علیہ الرحمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

كتب الى جماعة الشيعة نيشابور لما قصدهم محمد بن ابراهيم واليها - سمعتم ارشدكم الله تعالى سعيكم وجمع على التقوى امركم ما تكلوبه السلطان الذي لا يحمل الا على العدل و لا يميل الا على جانب الفضل ولا يبالي بان يمزق دينه اذا رفا دنياه ولا يفكر في ان لا يقدم نفسا ذا وجد رضاه وانتم ونحن اصلحنا الله واياكم عصابة لم يرض

بسم الله الرحمن الرحيم

جب محمد بن ابراہیم والی ایران شیعیان نیشاپور پر ظلم و تعدی کی اور انہوں نے علامہ خوارزمی کی خدمت میں اپنی حقیقت کا استفادہ کیا تو علامہ موصوف نے جواب میں لکھا -

خدا تمہاری کوششوں کو ہدایت سے آراستہ کرے - میں نے تمہاری استدعا سنی - خداوند عالم تمکو حکم تقوی اختیار کرنے کی توفیق دے - تم نے اپنے حاکم کی نسبت لکھا ہے - وہ یہ ہے کہ حاکم کو ایسا ہونا چاہیے جو عدل کے مطابق حکم دے ہمیشہ فضل و کرم کی جانب مائل ہے - ایسا فعل نہ کرے کہ

آتت لنا الدنیا فذخرنا لله دار
الآخرة ورغب بنا عن ثواب
العاجل فاعد لنا ثواب الآجل
وقسمنا قسمین قسم مات
شهیدا وقسما عاش شریدا
فالحی یحسد المیت علی ما
صار الیه ولا یرغب بنفسه
عما جری علیه قال امیر
المومنین ویعسوب الدین
علیه السلام المحن الی
شیعتنا اسرع الی الحدور
وهذه المقالة اسست
علی المحن وولد اهلها فی
طالع الهزاهز والفتن
فحیاة اهلها نغص و
قلوبهم حشوها غصص
والایام علیهم متحاملة
والدنیا الیهم مائلة فاذا
کنا شیعة ائمتنا فی الفرائض
والسنن ومتبعی آثارهم
فی ترک کل قبیح وفعل حسن
فینبغی ان نتبع آثارهم

مگر اسکا دین خراب ہو گیا تو نہ اسکا فائدہ
ہو اوسکو ہمیشہ رنج اور خدا کی فکر کرنا
سب سے مقدم تر ہے شیعیان نیشاپور اے
ہملوگو اور ہملوگون کو خدای تعالی صلاح
خیر دے اور توفیق نیک ہم وہ قوم
مصیبت زدگان ہین جنکے لیے خدا
نے دنیا کو ہمین قرار دیا ہی بلا ی دار
آخرت مین ہمارے لیے ذخیرہ فرمایا ہے
اور جلد ثواب سے ہمکو رغبت دلاکر
دولت خاص پر اون ثوابون آخرت
دیر کا وعدہ فرمایا ہے ہملوگ دو
قسم کے ہین ہم مین ایک قسم تو
شہید ہو کر فائز بشہادت ہو گئی
اور ایک قسم مصیبت مین زندگی
بسر کر رہی ہے جو ہم مین سے زندہ
ہین وہ مرجانیوالون پر اونکی
مصائب گذشتہ کر باعث رشک
کرتے ہین اور اپنے نفس مین اونکی
مصائب کی وجہ سے ذرا بھی
روگردانی کا خیال نہین کرتے
حضرت امیر المومنین یعسوب
الدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

في المحن غصبت سيدتنا
فاطمة صلوات الله عليها وعلى
أبيها ميراث أبيها صلوات
الله عليه وآله يوم السقيفة
وأخر أمير المؤمنين عن
الخلافة وسمّ الحسن عليه
السلام سراً وقتل أخوه
عليه السلام جهراً وصلب
زيد بن علي بالكناسة وقطع
رأس زيد بن علي بالكوفة
وقتل ابناه محمد وإبراهيم
على يد عيسى بن موسى
العباسي ومات موسى
بن جعفر في حبس هارون
وسمّ علي بن موسى بيد
المأمون وهزم إدريس
بفخ حتى وقع إلى الأندلس
فريداً ومات عيسى بن
زيد طريداً شريداً وقتل
يحيى بن عبد الله بعد
الأمان والأيمان وبعد
تأكيد العهود والضمانات

دریغ غم ہمارے شیعون پر اوس سے
بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جتنی
تیزی سے آدمی کے جسم پر ضرب کے
بعد ماس آجاتا ہے۔ آپ کے کلام کی
بنا اس پر ہے کہ آپ کی اولاد و
ذریات کی پیدائش اور عام
پراشوبی۔ زوال اور فتنہ و فساد
کے زمانے میں واقع ہوئی کہ آپ کی
اولاد و اعقاب کی تمام زمانۂ حیات
تکلیف و شدت میں کٹی اور ان
کے قلوب مختلف فکر و تردد ات میں
مبتلا رہے۔ زمانہ ان پر حملات کرتا
رہا۔ دنیا اپنی طرف مائل کرتی رہی
گویا ان کی بھیجی ہوئی رہی۔ مگر باینہمہ
ہمارے اماموں کے شیعہ ہر حال
میں فرائض و سنن کی انجام دہی
میں مصروف رہے اور اپنے دین کی
اخبار و آثار کی اتباع میں تمام
امور تبلیغ کو شریک فرماتے رہے اور ان
کی اتباع آثار سب کے حالات سے
مفصلاً ذیل میں۔ جناب فاطمہ
سلام اللہ علیہا و علی ابیہا کی میراث

هذا غیر ما فعل یعقوب بن
اللیث بعلویة طبرستان و
غیر قتل محمد بن زید والحسن
بن القاسم الداعی علی
یدی ال ساسان وغیر ما
صنعه ابو الساج فی علویة
المدینة حملهم بلا غطاء و
الا وطاء من الحجاز الی سامرة
وهذا بعد قتل سلیمن قتیبة
لابن عمه ان علی حین اخذه
بابویه وقد ستر نفسه و
واری شخصه بصائغ حیاته
وبدافع وفاته ولا کما فعله
الحسین بن اسمعیل المصعبی
بیحیی بن عمر الزیدی خاصة
وما فعله مزاحم بن خاقان
بعلویة الکوفة کافة وبحسبکم
انه لیست فی بیضة الاسلام
بلدة الا وفیها القتیل طالبی
تشارکت فی قتله الاموی
والعباسی واطبق علیهم
العدنانی والقحطانی سه

آبائی اونکی اور اونکی اولاد لوساتھ
انعقاد سقیفہ کے دن غصب کر
لی گئی اور امیرالمومنین علیہ السلام کو
سب سے آخر میں خلافت دی گئی
حضرت امام حسن علیہ السلام کو مخفی
طور پر زہر دیا گیا اور اون کے بھائی
حضرت امام حسین علیہ السلام
کو علانیہ طور پر قتل کر ڈالا۔ زید
بن علی کے گردے کو کناسہ (مقام
علیحدہ) میں پھانسی دی اور معرکہ
جنگ میں اونکا سر کاٹا۔ اور اونکے
دونوں بیٹوں محمد اور ابراہیم
نامی کو عیسی بن موسی عباسی نے
قتل کر ڈالا۔ حضرت موسی بن
جعفر (امام ہفتم) نے ہارون
رشید کے قیدخانہ میں بحالت
اسیری انتقال فرمایا اور مامون
رشید نے علی بن موسی (امام
ہشتم) علیہ السلام کو زہر دیا۔
ادریس بن محمد مقام فخ سے
ہزیمت پا کر ملک اندلس
اسپین میں بے نام و نشان

فليس حي من الاحياء نعرفه
من ذي يمان ولا بكر ولا مضر
الا وهم شركاء في دمائهم
كما تشارك ايسار على جزر
قادتهم الحمية الى المنية
وكرهوا عيش الذلة فماتوا
موت العزة ووثقوا بما لهم
في دار الباقية فسخت نفوسهم
عن هذه الفانية ثم لم
يشربوا كاسا من الصبر الا
شربها شيعتهم واولياؤهم
ولا قاسوا مكروها من الشدة
الا قاساه انصارهم من
اتباعهم راس شيء من
نفي عمار بن ياسر بالمدينة
ونفي ابا ذر الغفاري الى
الربذة واشخص عامر بن عبد
قيس التميمي وغرب الاشتر
النخعي وعدي بن حاتم
الطائي وسير عمرو بن زرارة
الى الشام ونفي كميل بن
زياد الى العراق وجفا

ہوگئے۔ اور عیسیٰ بن زید (موتم
الاشبال جد اعلای سادات
بارہہ و بلگرام) یکہ و تنہا ہوکر
پریشان پھرتے رہے۔ یحییٰ بن
عبداللہ بن زید کو امان دی جانے
حلف شرعیہ اور قضا کرا اور عہد
و پیمان جائز اور ضمانت کی جانے
بعد بھی قتل کر ڈالا۔ یہ صرف وہ لوگ
ہیں جو حجاز و عراق میں شہید کیے گئے
اور ان خروجین کے علاوہ یہ وہ لوگ تھے
جنکو یعقوب بن لیث نے سادات علوی
ہونے کے جرم میں علاقہ طبرستان میں قتل
کر ڈالا۔ اسی طرح محمد بن زید اور حسن
بن القاسم الملقب بداعی کو قبیلہ
سامان کے ذریعہ سے قتل کرایا۔ انکو
علاوہ ابو الساج سادات علویہ مدینہ
کو بلا پردہ و سامان لے جا حجاز سے
سامرہ لے گیا اور یہ امر اوس وقت واقع
ہوا جب قتیبہ بن مسلم باہلی ابن عمر
ابن علی کو قتل کر چکا۔ روایت ہے کہ
قتیبہ نے ایک دن ایک شخص کو
دیکھ لیا تھا کہ وہ ابن عمر بن علی کی

ابی بن کعب واقصاه وعاد
محمد بن حذیفه وآواه وعفی
فی دم محمد بن سالم بما عمل وفعل
مع کعب فی الخصبه ما فعل
واتبعه فی سیرته بنو امیه
یقتلون من حاربهم ویغدرون
بمن سالمهم لا یحفظون المهاجری
ولا یصونون الانصاری ولا
یخافون الله ولا یحتشمون
الناس قد اتخذوا عباد الله
خولا ومال الله دولا یهدمون
الکعبه ویستبیحون المدینة
ویعطلون الصلوات الموقوتة
ویقطعون اعناق الاحرار
ویسیرون فی حرم الرسول
سیرهم فی حرم الکفار واذا
فسق الاموی فلم یأت بالضلالة
عن کلالة قتل معویه حجر بن
الکندی وعمرو بن الحمق
الخزاعی بعد الایمان
المؤکدة والمواثیق المغلظة
وقتل زیاد بن سمیه الالوف

کی حفاظت جان اور مصیبت گرگ
سر اونکو اون کی ترکیب کر رہا ہے
قتیبہ نے یمن اسی حالت مین پکڑ لیا
لیا اور قید کر لیا اور ایسے ہی حسین
بن اسمعیل مصعبی نے خاص طور پر یحیی
بن عمر زیدی کے ساتھ ظلم و شقاوت
برتی اور ایسے ہی مظالم و شقاوت
مزاحم بن خاقان نے کوفہ کے سادات
علویہ کے ساتھ کیے اور یہ بھی تحقیق
شمار کر لیجیے تو کہ ممالک اسلامیہ
مین کوئی شہر ایسا نہین چھوٹا
جس مین ابو طالب نہ قتل کیے
گئے ہون اور اونکا قتل و خون مین
ہوئی ہو جس مین شرکت نکی ہے
اور اونکا اس فعل مین کسی عدنانی
یا قحطانی نے مطابقت نکی ہے
کوئی شخص قبائل ربیع و یمان
بنی بکر اور بنی مضر کی نسل کا ہوا
مین ایسا نہین چھوٹا جو
اونکے خون مین نہ شریک ہوا
ہو اور ان جماعتوں کی
نسبت جو اونکے خون کے پیاسے ہوئی ہیں

من شيعة الكوفة وشيعة البصرة
صبرا وان سجنهم حبسا واسر
حتى قبض الله معوية على
اسواء اعماله وختم عمره
بشر احواله فاتبعه ابنه يجر
جرجاه ويغش ابناه قتلاه
الى ان قتل هانی بن عروة المرادی
ومسلم بن عقيل الهاشمي اولا
وعقب بالحر بن زياد الرياحي
وبابي موسى عمرو بن قرظة الانصاري
وحبيب ابن مظاهر الاسدي
وسعيد بن عبد الله الحنفي
ونافع بن هلال البجلي
وحنظلة بن اسعد الشامي
وعابس بن شبيب الشاكري
في نيف وسبعين من جماعة
شيعة الحسين عليه السلام
يوم كربلاء ثانيا ثم سلط عليهم
الدعي بن الدعي عبيد الله
بن زياد ليصلبهم على جذوع
النخل ويقتلهم الوان القتل
حتى اجتث الله دابره ...

ان مظلوموں کی حیات عزت اور موت
کو پسند کیا اور ذلت سے جینے کو ناپسند
فرمایا اس لئے وہ عزت کی موت مر گئے
اور اون تمام نعمات سے فائز ہوئے جو
دار آخرت میں اونکے لئے ذخیرہ تھیں
اپنی پاک روحوں کو دنیائے فانی سے
رہا کیا اور ان حضرات میں سے کسی نے
کاسۂ مرگ ایسا نہیں پیا جس کا ذائقہ
اونکے شیعوں نے اور اونکے دوستوں
نے چکھا ہو اور کوئی مظالم شدائد
ایسے باقی نہیں جو اونھوں نے خیال
کئے ہوں اور اون کو عیاذاً باللہ انشاء
رتشنہ بین پراگندہ ہے ہیں حضرت
عثمان بن عفان نے حضرت عمار یاسر
کو شکم پر لات ماری اور حضرت ابو ذر
غفاری کو مدینہ سے ربذہ نکالا اسی
طرح عامر بن عبد قیس التمیمی کو جلا
وطنی پر مجبور کیا اور اشتر نخعی اور عدی
بن حاتم سے بھی یہ ہوا کہ اونکو مصر سے نکال دیا
اور عمرو بن زرارہ کو بھی شام کی طرف
بھیج دیا اور کمیل بن زیاد کو ملک

لطهوبه ماؤهم التي سفكت عنهم
الشيعة بجبر يزيد الذي استحل
فانتهكت لنفسه لا اهل البيت
طائفة اراد الله ان يمحصهم
من محمد بما صنعوا ويغسل
عنهم بغير ما اجترحوا فصدوا
عن الفئة الباغية وطلبوا
دم الشهيد من ابن الزانية
لا يهيبهم قلة عددهم وانقطاع
مددهم وكثرة سواد اهل
الكوفة بازائهم الا اقداما على
القتل والقتال وسخاء بالنفوس
والاموال حتى قتل سليمان
بن صرد الخزاعي والمسيب
بن نجبة الفزاري وعبد الله
بن واصل التميمي في رجال
من خيار المؤمنين وعلية
التابعين ومصابيح الانام
وفرسان الاسلام ثم تسلط
ابن الزبير على الحجاز والعراق
فقتل المختار رحمه الله بن شميط
الاوتاد وادنى الاشتر ...

مین اسکی قطعی ممانعت کردی اور
ابن ابی کعب پر ایسی ہی ستم برپا
کئے اور انکو خاتمہ تک پہونچایا۔
محمد بن حنفیہ کے ساتھ عداوت و ظلم
کئے اور محمد بن سالم اور کعب ابن ...
کے خون مین جو جو تدبیرین کی گئین
وہ اپنے مقام پر ہین اور انکے بعد بنی ا...
زاد ... کی تقلید اختیار کی
جو لوگ اون کے لشکر تھے طرفدار
علی جمل و صفین مین انکو تو
قتل کر ڈالا اور جو بچ گئے تھے انکے
ساتھ غدر و فساد کیا۔ نہ انکو
مہاجرین کی ... دی اور نہ انصار
نے انکی اعانت کی اور نہ دنیا
والون نے انکی قدر کی۔ ان
لوگون نے بندگان خدا کو اپنی
مملکت اور مال اللہ کو اپنی
خاص دولت سمجھ رکھا تھا۔
کعبہ کو منہدم کر دیا تھا۔ صحابہ
کی ... کر لیے تھے اور حرم
رسول صلعم کی انھون نے وہ
... کی اور ... اور یمن

طلب بدم المظلوم الغريب
وقتل قاتليه ونفي حساده و
اتبعوه ابا عمر بن كيسان
واحمر بن شميط ورافعا عد
بن يزيد والسائب بن مالك
وعبد الله ابن كامل وتركوا
بقايا الشيعة يمثلون بهم كل
مثلة ويقتلونهم شر قتلة حتى
طهر الله من عبد الله بن
زبير البلاد واراح من اخيه
مصعب العباد فقتلهما عبد
الملك بن مروان كذلك نولي
بعض الظالمين بعضا بما كانوا
يكسبون بعد ما حبس ابن
الزبير محمد بن حنفية واراد
احراقه ونفي عبد الله بن
عباس واكثر ارهاقه فلما
خلت البلاد لآل مروان
سلطوا الحجاج على الحجازيين
ثم على العراقيين فتلعب
بالهاشميين واخاف
الفاطميين وقتل شيعة

داخل ہوتے تھے جسطرح حرم کعبہ
مین داخل ہوتے ہین نماز موقوفہ
کو ترک کرتے تھے ازاد اور نیکوکارون
کو قتل کرتے تھے - اور جبتک انمین
جب کوئی کسی ضلالت کا مرتکب
ہوتا تھا تو اوسکو کوئی سزا نہین
دیجاتی تھی معویہ نے عمر بن حمق
اور حجر ابن عدی الکندی کو بخلاف
قسم ہاے شریعت اور وعدہ صحیح
قتل کرایا اور زیاد بن سمیہ نے
ہزارون شیعیان کوفہ و بصرہ کو
قتل کرایا اور اونکی کثیر تعداد کو
مدتہاے دراز تک قید رکھا یہانتک
کہ معویہ اپنی بد اعمالی کی زیادتی
کیلئے خدا کے دربار مین بلا لیا گیا
اور اوسکی عمر نہایت برے اعمال کے
ساتھ تمام ہوگئی معویہ کی
متابعت اوسکے بیٹے نے اختیار
کی جو کچھ اوسکے باپ نے چھپا
چھپا کر کیا تھا یزید نے اوسکو
علانیہ دکھلا دکھلا کر کیا
ہانی بن عروۃ المرادی اور

لی دمحا آثار بیت النبی و
جری منه ماجری علی کمیل بن
زیاد النخعی واتصل البلاء
مدة الملک المروانیة الی
الایام العباسیة حتی اذا
اراد الله ان یختم مدتهم
بلکثر اثامهم ویجعل اعظم
ذنوبهم فی اخر ایامهم بعث علی
بقیة الحق المهمل والدین
المعطل زید بن علی فخذلوه
ومنافقوا اهل العراق وقتله
اهل الشام وقتل من شیعته
فتی بن خزیمة الاسدی و
معویة بن اسحق الانصاری
وجماعة من شایعه وتابعه
وحتی من زوجه واحناه
وحتی من کلمه واثناه فلما
انتهکوا ذلک الحریم و
اقترفوا ذلک الاثم
العظیم غضب الله علیهم
وانتزع الملک منهم فبعث
علیهم ابا مجرم لا ابا مسلم

اور مسلم بن عقیل ہاشمی کو پہلی علانیہ
طور پر قتل کرایا اور انکو بعد
حر بن زیاد ریاحی ۔ ابو موسی عمر بن
قرظة الانصاری ۔ حبیب ابن مظاہر
الاسدی ۔ سعید بن عبد اللہ الحنفی
نافع بن ہلال البجلی ۔ حنظلہ بن سعد
الشامی ۔ عابس بن شبیب
الشاکری شیعان امام حسین علیہ
السلام سے بہتر نفوس کو معرکہ
کربلا مین قتل کیا پھر بعد اس
واقعہ خلیعہ کے بعد ولد الحرام بن
ولد الحرام عبد اللہ بن زیاد نے
شیعان قرب وجوار کو درختون
کی شاخون پر سولیان دلوائین
اور انواع اقسام کے ساتھ انکو
قتل کرایا ۔ یہانتک کہ خداوند
عالم نے اوسکی پشت پر ان بیگناہون
کے خون ناحق اور ہتک حرمت
کی بیشمار معصیت کا بار کرایا
اور اوسکے رعیان مین ایک
جماعت مخلصین کو نصرت
اہلبیت کی توفیق ہوئی اور

فنظر الانظر الله الیه الی صلابة العلویة والی لین العباسیة فترك تقاه واتبع هواه وباع آخرته بدنیاه وافتتح عمله بقتل عبد الله بن معویة بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب وسلط طواغیت خراسان وخوارج سجستان واکراد اصفهان علی آل ابیطالب یقتلهم تحت کل حجر ومدر ویطلبهم فی کل سهل وجبل حتی تسلط علیه احب الناس الیه فقتل کما قتل الناس فی طاعته ولم ینفعه ان اسخط الله برضاه وان رکب ما لیهواه وحملت من دوانیق الدنیا فحبط فیها عسفا وتقضی فیه جورا وحیفا الی ان مات وقد امتلات سجونه باهل بیت الرسالة ومعادن الطیب والطهارة وقد تتبع

خداوند عالم نے انلوگون کے ذریعہ سے ان ظلمۂ وقت کی سزادہی کا ارادہ فرمایا اور اوس جماعت نے ان شہیدان مظلوم کے خون ناحق کا معاوضہ اس ولد الحرام سے لینا چاہا۔ مگر اونکی قلت اعدا اخرین زیادہ نہ ہوئی اور اونکو کمک پہونچنے کی امید منقطع ہو گئی اشرار کوفہ کی جماعت اون کے مقابلہ ومقاتلہ پر طیار ہو گئی اور اپنی جان ومال سے مستعد ہو گئی یہان تک کہ سلیمان بن صرد خزاعی اور مسیب بن نخبۃ الفزاری اور عبد اللہ بن واصل التمیمی جو اخیار مومنین اونکو کبار تابعین شمار ہوتے تھے اور شہسواران اسلام اور انوار ہدایت اسلام کہلاتے تھے قتل کئے گئے۔ اسکے بعد حجاز وعراق پر ابن زبیر کا تسلط ہو گیا اور مختار نے مظلوم غریب اور شہید بیکس نصیب کا طلب خون کیا اور اون کے تمام قاتلون کو قتل کیا

عجائبه وتلقط جواهره حتی
قتل عبد الله بن محمد بن عبد
الله الحسنی بالسند علی ید عمر
بن هشام بن عمر التغلبی فما
ظنك بمن قرب متناوله علیه
ولان مسه علی یدیه وهذا
قلیل فی جنب ما قتله هارون
منه وفعله موسی قبله بهم
فقد عرفتم ما توجه علی الحسن
بن علی بفخ من موسی وانفق
علی علی بن الافطس الحسینی
من هارون وما جری علی
احمد بن علی الزیدی وعلی
القاسم بن الحسن بن عیسی
الحسنی من حبسه وعلی علی
بن غسان الخزاعی حین
اخذ من قبله والجملة ان
هارون مات وقد حصد شجرة
النبوة واقتلع غرس الامامه
وانتم اصلحكم الله اعظم
نصیبا فی الدین من الاعمش
فقد شتموه ومن شریك بن نقیر

اور اوس کے دشمنون کو ذلیل و خوار کیا اور ابو عمرو کیسان اور
احمر بن شمیط اور رفاعہ بن یزید
اور سائب بن مالک تمام جماعت
شیعوں نے اونکا ساتھ دیا۔ اور قاتلان
حسین کو اوسی طرح قتل کیا جس
طرح اونھون نے شیعان حسین کو
قتل کیا تھا یہان تک کہ خدا نے
عبد اللہ بن زبیر کے وجود سے تمام
بلاد و امصار کو طاہر کیا اور اوسکے
بھائی مصعب کی طرف سے بھی
تمام دنیا کو ارام و اطمینان ہوگیا
اور ان دونون کو عبد الملک بن
مروان نے قتل کیا۔ اسی طرح
ایک ظالم کے بعد دوسرا ظالم
قائم ہوتا گیا اور اون سے انواع
اقسام کے ظلم عمل مین آتے گئے
اس سے قبل ابن زبیر نے محمد
حنفیہ کو قید کیا اور اونکو جلا
دینے کا قصد کیا۔ عبد اللہ بن
عباس کی فضائل کا انکار کیا اور
اکثر اوقات اونپر سخت ظلم کئے

فقد القصور فانا في الصدر
الاول فقد قتل زيد بن
صوحان العبدي وعوقب
عثمان بن حنيف الانصاري
واقصي حارثه بن قدامة
السعدي وجندب بن زهير
الاسدي وشريح بن هاني
المرادي ومالك بن كعب
الارجبي ومعقل بن نمير
الرياحي والحارث الاعور
الهمداني وابو الطفيل الكناني
وما فيهم الا من خر علي وجهه
قتيلا او عاش في بيته ذليلا
يسمع شتمة الوصي فلا ينكر
ويري قتله الاوصياء و
اولادهم فلا يغير ولا
يخفي عليكم حجر عاتهم
وحجرهم كجابر الجعفي و
كرشيد الهجري وكزرارة
بن اعين ليس الا انهم
تتهم الله يتولون اولياء
الله ويتبرءون من اعدائه

اور جب تمام ملک آل قرآن کو
سے خالی ہو گیا تو حجاج پہلے
حجاز پر پھر تمام عراق کا والی
ہوا اور وہ بنی ہاشم کے ساتھ
طرح طرح کے کھیل کھیلا اور
بنی فاطمہ کو ڈرایا اور دھمکایا
شیعان علی کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل
کیا اور آل بیت رسول کی بنیاد
کھود ڈالی کمیل ابن زیاد
نخعی پر جو مصائب گذرے
یہ تمام مصیبتیں اور مظالم بنی
امیہ کے وقت سے لیکر بنی
عباس کے زمانہ تک قائم رہے
یہاں تک کہ خدا نے انکی مدت
حکومت تمام کی اور ان کے
گناہوں کو تمام لوگوں کے گناہوں
سے عظیم ترین قرار دیا۔ آخر ایام
بنی امیہ میں جب حق مہمل اور
دین معطل ہو چکا تھا تو زید بن
علی نے احقاق حق کے لیے سعی
بلیغ کی اہل عراق نے ان کے
ساتھ نفاق کیا اور ان کو

الله وكفى به حوبا عندهم
وعيبا كبيرا بينهم وقتل في
بني العباس فاتك سجد بحمد
الله تعالى شكرا وجل بے
عجائبهم فانك ترى ما شئت
فلا يجبى فيئهم يتفرق
على الديلمي والتركي ويحمل
الى المغربي والفرغاني ويموت
امام من ائمة الهدى و
سيد من سادات بيت
المصطفى فلا يتبع جنازته
ولا يجصص مقبرته و
يموت ضراطهم او
لاعب او مسخرة او ضارب
فتحضر جنازته العدول
والقضاة ويعمر مسجد
التعزية عند القواد
الولاة ويسلم فيهم من
يعرفونه دهريا او سوفسطائيا
ولا يتعرضون لمن يدرس
كتابا فلسفيا ومانويا و
يقتلون من عرفوه شيعيا

اونکو چھوڑ دیا اہل شام نے امر کا
اونکو قتل کیا اور اونکے ساتھ
شیعون کو مثل نصر بن خزیمہ
الاسدی اور شبوبہ بن اسحق الضمری
اور اونکے متبعین کی جماعت
کثیر کو قتل کیا یہانتک کہ اون
لوگون بھی قتل کر ڈالا جو ان
لوگون سے قرابت اور عزیز داری
رکھتے تھے یا وہ لوگ جو انکی
مدح و ثنا کرتے تھے جب ان ظلمہ
وقت زمیان تک ان صاحبان
حرمت کی ہتک توہین کی اور
انکو گناہ و معصیت اس شدت
کے ساتھ پہونچ گئی تو خدا نے
ان پر غضب نازل کیا اور ان
سے انتزاع ملک کر لیا۔ ان
پر ابو مجرم (ابا مسلم) نے انکو
مسلط کیا۔ پھر نظر قدرت علویون
کے ساتھ ابا مسلم کی سختی اور
عباسیون کے ساتھ اسکی نرمی
کو برابر دیکھتی تھی اوس نے اپنے
اس کردار مین خوف خدا کو چھوڑ

ویسفکون دم من سمی ابنه
علیا ولو لم یقتل من شیعة
اهل بیت غیر المعلی بن خنیس
قتیل داؤد بن علی ولو لم یحبس
فیهم غیر ابی تراب المروزی
لکان جرحا لا یبرأ ونائرة
لا تطفأ وصدعا لا یلتئم و
جرحا لا یلتحم وکفاهم ان
شعراء قریش قالوا فی
الجاهلیة اشعارا یهجون بها
امیر المومنین علیه السلام
ویعارضون فیها اشعار
المسلمین فحملت باشعارهم
ودونت اخبارهم ورواها
الرواة مثل الواقدی ووهب
بن منبه التمیمی ومثل
الکلبی والشرقی بن القطامی
والهیثم بن عدی ودأب
بن الکنانی وان بعض الشعراء
یتکلم فی ذکر مناقب الوصی
بل فی ذکر معجزات النبی صلعم

دیا۔ خود غرضی کی بنیاد انکی اخرت
کو دنیا کے ہاتھ بیچ ڈالنا۔ اوسکو طرز عمل
یون ظاہر ہوئے کہ اونہون نے عبداللہ
بن معویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی
طالب کو قتل کرایا اور کافران خراسان
خوارج سجستان اور اکراد
اصفہان کو آل ابی طالب کے
قتل پر معین کیا انھون نے آل
ابیطالب کو پہاڑون بیابانون
اور ریگستانون مین ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر قتل کیا یہانتک کہ
اوس پر (ابو مسلم پر) ایک
ایسا شخص مسلط ہوا جو اوسکے
(ابو مسلم) نزدیک سب سے زیادہ
محبوب تھا (السفاح) اور
اوسکو (ابو مسلم کو) ویسا ہی
اس نے (السفاح نے) قتل
کیا جیسے اس نے کثیر التعداد
بندگان خدا کو قتل کیا تھا اور
اس نے بھی اس نے ویسا ہی
مواخذہ کیا جیسے اس نے اپنی

فيقطع لسانه ويمزق ديوانه
كما فعل بعبدالله بن عمار
البرقي وكما اريد بالكميت
ابن زيد الاسدي وكما نبش
قبر منصور بن الزبرقان
النمري وكما دمر على دعبل
الخزاعي مع رفقته من
مروان ابي حفصة اليمامي
ومن على بن الجهم الشامي
ليس الا لغلوهما في النصب
واستيجابهما مقت الرب
حتى ان هارون الخير ان
وجعفر المتوكل على الشيطان
لا على الرحمن كانا لا يعطيان
مالا ولا يبذلان الا لمن
شتم آل ابي طالب ونصر
مذهب النواصب مثل
مصعب ابن الزبير و وهب
البختري من الشعراء ومثل
مروان ابي حفصة الاموي
ومن الادباء مثل عبدالملك
بن قريب الاصمعي فاما

بیت کے لیے دسرون سے مواخذہ
کرتے تھے اس شخص کو اسکا یہہ طرز عمل
بھی کوئی فائدہ نہ پہونچا سکا کیونکہ
اسکی یہہ سو تدبیری غضب خدا کا
باعث ہوئی حصول مدعا کے بعد وہ
اپنی حرص کے گھوڑے پر سوار ہو گیا
دنیا مین اوسکے اعمال حبط ہو گئے
تمام دنیا کو اوس نے جور و ظلم سے
بھر لیا - یہانتک کہ وہ مر گیا اور
تمام ملک کے قیدخانہ اہلبیت رسالت
اور معدن طہارت سے بھر گئے -
اوسکے خلفا اور ورثا نے بھی اوسکی
تقلید کی - عبیداللہ بن محمد بن
ہشام بن عمر التغلبی کے ذریعہ
سے قتل کیا اوسکی وجہ صرف
خلافت مصلحت سلطنت کے
شک و شبہہ کے سوا اور کچھہ معلوم
نہین ہوئی اور یہہ واقعات
تو اون مظالم کے مقابلہ مین
جو ہارون نے اہلبیت کے ساتھہ
کئے یا موسی عباسی کے کرگیا بہت
ہی قلیل اور کچھہ بھی نہین ہے

فی ایام جعفر فتشل بکر
بن عبد الله الزبیری وابی
السمط ابن ابی جون الاموی
وابن ابی شوارب العبشمی
ونحن ارشد کم الله بسدد
تمسکنا بالعروة الوثقی ما
اثرنا الدین علی الدنیا ف
لیس یزیدنا بصیرة زیادة
من زاد فینا ولن یحل لنا
عقیدة نقصان من نقص
منا فان الاسلام بدا غریبا
وسیعود کما بدا کلمة من
الله ووصیة من رسول
الله یورثها من یشاء من
عباده والعاقبة للمتقین
ومع الیوم غد ویوم السبت
احد قال عمار بن یاسر رضی
الله عنه یوم صفین لو ضربونا
حتی تبلغ سعفات هجر لعلمنا
انا علی الحق وانهم علی الباطل
ولقد جزم جیش رسول
الله صلوات الله علیه

حضرات اشیعان نیشاپور! خود
واقف ہین کہ موسی عباسی کے ہاتھون
حسن بن علی پر مقام فخ مین کیا
گذرا اور علی بن حسین افطس (رہ)
حسینی پر ہارون کے ہاتھون جو مظالم
گذرے اور احمد بن زید بن علی پر
اور قاسم بن علی الحسنی پر قید دوام
اور علی بن غسان الخزاعی پر
گذریا ی اور دروبکاری کے مصائب
ہارون کے ہاتھون جو گذرے وہ
مشہور ہین یہان تک کہ ہارون
مرگیا ایسی حالت مین کہ وہ شجرہ
رسالت کو قطع او نخل امامت کو
مستاصل کر چکا تھا۔ اور اے
شیعان نیشاپور خدا تمہارے
امور مین صلاح و خیر دے تم لوگ
نعمت دین مین اعمش سے زیادہ چستی
نہین رکھتے جسکو خوف زدہ کیا گیا
اور علی بن یقطین پر اتہام لگایا
گیا اور ان سے زمانہ سابق مین
زید بن صوحان العبدی کو پہلی
پہ بعد اونکے عثمان بن حنیف کو

ثم هوم ولقد تاخر الاسلام
ثم تقدم - الم - احسب الناس
ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون
ولولا محنة المومنين وقلتهم
ودولة الكافرين وكثرتهم
لما امتلأت جهنم حتى تقول
هل من مزيد ولما قال الله تعالى
ولكن اكثرهم لا يعلمون ولما
تبين الجزوع من الصبور
ولا عرف الشكور من الكفور
ولما استحق المطيع الاجر
ولا احتقب العاصي الوزر فان
اصابتنا نكبة فذلك ما قد تعود
نا وان رجعت لنا دولة فقد
قد انتظرناه وعندنا بحمد الله
تعالى لكل حالة آلة ولكل
مقامة مقالة فعند المحن
الصبر وعند النعم الشكر
ولقد شتم امير المومنين
عليه السلام على المنابر
الف شهر فما شككنا في

الانصاری - جاریہ بن قدامہ السعدی [65]
جندب بن زہیر الاسدی اور شریح
بن ہانی المرادی اور اشتر بن مالک
ابن کعب رجبی معقل بن قیس [69]
ریاحی - حریث بن الاعور ہمدانی
اور ابو الطفیل کنانی کو بھی ایسی ہی
مصیبتیں پیش آئیں اور انمیں
سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا
جو نہ قتل کیا گیا ہو یا بھگایا ہوا
اور اپنے گھر سے نکل کر حقیرانہ اور
فقیرانہ زندگی نہ بسر کی ہو اور
برابر جناب علی مرتضیٰ پر سب وشتم
نہ سنتا ہو اور اوسکی تردید و تکذیب
پر مجال رکھتا ہو یا اونکی اوصیاء و
ذریات کو قتل ہوتے ہوئے نہ دیکھتا
ہو - لیکن باینہمہ اونکے عقاید
میں تغیر نہ آیا اور یہ مظالم اونکو
کوئی حرج نہ پہونچا سکے جیسا
کہ جابر جعفی - رشید ہجری [72]
اور زرارہ بن اعین کے حالات
سے ظاہر ہے - کیونکہ یہ سب

فی وصیته وکذب محمد
صلی الله علیه وآله وسلم
بضع عشر سنین فما اتهمنا الا فی
نبوته وعاش ابلیس مدة
تزید علی الالاف فلم نرتب
فی لعنته وابتلینا بفترة الحق
ونحن مستقیمون بدولته
ودفعنا الی قتل الامام بعد
الامام والرضا بعد الرضا
فلا مرية عندنا فی صحة امامته
وکان بعد الله مفعولا و
کان امر الله قدرا مقدورا
کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف
تعلمون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون
ولتعلمن نباه بعد حین
اعلموا ان حمکم الله ان بنی
امیة الشجرة الملعونة
فی القران واتباع الطاغوت
والشیطان جهدوا فی
دفن محاسن الوصی واستاجروا

بزرگوار اولیاء اللہ (ائمہ طاہرین) کے
دوستدار تھے۔ اونکو دشمنوں سے بیزار
تھے اور ظلمہ وقت کے نزدیک اونکا یہی جرم
عظیم تھا اور عیب کبیر تھا۔ اب بنی
عباس کے کردار کا ذکر کرو۔ اونکے ذکر
مین ہمکو بہت سے اقوال ملینگے اور
اون کے افعال مین عجائب وغرائب
مشاہدات پیش آئینگے۔ بیت
المال کی تقسیم کو گویا ان لوگون
نے قبائل دیلم۔ اقوام ترک۔ اندلس
اور فرغانہ کے لیے خاص کر دیا
تھا اور جب ائمہ ہدیٰ کے طبقہ مین سے
کوئی امام مرجاتا تھا یا اہل بیت
مصطفےٰ مین سے کوئی سید القوم
انتقال فرماجاتا تھا تو کوئی فرد
واحد اونکے جنازے مین شریک نہ
ہوتا تھا۔ بخلاف اسکے جب کوئی
مسخرہ۔ قوال۔ یا شاہی گانے
بجانے والا مرجاتا تھا تو تمام علما
وفضلا اور قضاۃ اوس کے
جنازے کی مشایعت کرلیتے تھے

من كذب في الحديث على النبي
صلعم وحولوا الجواد الى بيت
المقدس عن المدينة وانقلا
زعموا الى دمشق عن الكوفة
ودفنوا في طمس هذا الآثار الا مؤول
وقلدوا عليه العمال واصطنعوا
فيه الرجال فما قدروا على
دفن حديث من احاديث رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم
ولا على تحريف اية من كتاب
الله تعالى ولا على درس من
اعداء الله في اولياء الله
كان ينادي على رؤسهم
بفضائل العترة ويبكت
بعضهم بعضا بالدليل و
الحجة لا تنفع في ذلك رهبة
ولا يمنع منه رغبة ولا
رهبة والحق عزيز وان
استذل اهله وان اقل
حزبه والباطل وان رصع
بالشبه قبيح وذليل غطى

اور بزرگان و نیکیان قوم کے
مقابر و مساجد ہین او سکی بنیاد
بناتے تھے بنی عباس او ملوگون
سے جو زندیا و دہریہ اور سوفسطائیہ
ہوتے تھے بحسن سلوک پیش آتے
تھے - اور یہ لوگ اگر قوم و ملک
کو کتب فلسفہ اور حکمت مانویہ
کی تعلیم دیتے تھے تو اون سے مطلق
اعراض نہین کرتے تھے لیکن جب
کسی شیعہ کو پہچان لیتے تھے تو
او سکو قتل ہی کر ڈالتے تھے
اور جس شخص کا نام علی ہوتا تھا
او سکی گردن مارتے تھے معلی
بن خنیش کو داؤد بن علی نے قتل
کیا - اور ابی تراب مروزی کو
حبس دوام کی سزا دی - ان
لوگون نے اپنے ذمہ وہ مظالم
لئے جن سے وہ کبھی بری نہین
ہو سکتے اور وہ آتش فتنہ و
فساد برپا کی جو کبھی بجھ نہین
سکتی اور وہ زخم ہائے کاری

وجهه بکل ملیح قال عبد
الرحمن بن الحکم وهو انفس
بنی امیه ؎

سمیه امسی نسلها عدد الحصا
وبنت رسول الله لیس لها نسل
غیره

لعن الله من یسب علیا
وحسینا من سوقه وامام

وقال ابو دهبل الجمحی فی حمیة
سلطان بنی امیه وولایه
آل ابو سفیان ؎

تبیت السکاری من امیه نوما
وبالطف قتلی ماینام حمیمها

وقال سلیمان بن قته ؎

وان قتیل الطف من آل هاشم
اذل رقاب المسلمین فذلت

وقال الکمیت بن زید
وهو جار خالد بن عبد
الله قشری ؎

فقل لبنی امیه حیث حلوا
وان خفت المهند والقطیعا
اجاع الله من اشبعتموه

پہونچائی جو کبھی اچھے نہین ہوسکتے
ادھون نے اون جھگڑا و فرش
کی تواعانت کی جنھون نے اپنے
اشعار مین امیرالمومنین ع کی ہجو کی
لیکن اون شعرای اسلام کی تعریض و
تنبیہ کی جنھون نے اپنی اشعار مین
حضرت علیؑ کی مدح و ثنا کی تھی۔
بنی عباس نے خاصکر انھین اشعار
(ہجویہ) کو طلب کیا اور اون کو
تمام اخبار و مرویات کو اپنے خاص
اہتمام سے شایع کیا اور بعضین خبار
و آثار سے۔ واقدی۔ وہب بن
منبه التمیمی۔ کلبی۔ شرقی بن
القطامی کلبی۔ ہشیم بن عدی اور
داب بن الکنانی نے دفتر کے
دفتر سیاہ کر ڈالے۔ بعض شعرا
شیعہ نے علیحدہ تھین۔ بلکہ آنحضرت
صلعم کے ذکر معجزات کے ساتھ
حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب
کا بھی ذکر کیا اوس غریب کی
کی زبان کتوا لی گئی۔ اور اوسکا
وظیفہ بند کردیا گیا۔ اسی طرح

واشبع من بجورکم اجیعا
وما هذا بالعجب من صیاح
شعراء بنی العباس علی
سادتهم بالحق وان کرهوه
وتفضیل ما نقصوه و
قتلوه قال المنصور بن
الزبرقان علی بساط هرون
س
ال النبی ومن یحبهم
یتطامنون مخافة القتل
من النصاری والیهود هم
من امة التوحید فی الازل
وقال دعبل الخزاعی و
هو صنیعة بنی العباس
وشاعرهم س
الم تر انی منذ ثمانین حجة
اروح واغدو دائم الحسرات
اری فیئهم فی غیرهم متقسم
وایدیهم من فیئهم صفرات
وقال علی ابن العباس
الرومی وهو مولی المعتصم
س

عبد اللہ بن عمار البرقی کے ساتھ
ظالمانہ سلوک کئے اور کمیت
بن زید اسدی کے ساتھ بھی
یہی برتاو کیے منصور بن الزبرقان
کی توقیر یک اس جرم میں کھود
ڈالی گئی اور ایسے ہی مصائب
دعبل خزاعی اور اونکے رفقا
پر مروان بن ابی حفصہ الیمامی
اور علی بن جہم الشامی کے ہاتھوں
اونکو انتہائی مصائب کی لتاڑ
میں گرفتار ہونا پڑا۔ یہان تک
کہ ہارون بن خیزران اور
جعفر متوکل جو متوکل علی الشیطان
تھا نہ متوکل علے الرحمن
دونون کی ناصبیت کو خدا
نے تمام کردیا۔ یہ دونون ایسے
طور وقت ثابت ہوئے ہین کہ
انھون نے اپنی دولت دشمنان
ال ابیطالب کے لیے عطاوایثار
کی غرض سے وقف کردی تھی
اندونون نے فرقہ نواصب کی
کی بڑی مدد کی۔ جیسا کہ

تالیت ان لا یبرح المرء منکم
قتیل علی جنبین قبیع مفرنج
کذلک بنو العباس تصبرشیم
ویمبیر بالسیف الکمی المدحج
لکل اوان للنبی محمد
قتیل ذکی بالدماء مضرج

وقال ابراهیم بن العباس
الصولی وهو یاتب القوم و
عاصرهم فی الرضا المامون
المامون ؎

حبن علیکم باموالکم
وتعطون من مائة واحد
وکیف لا ینتقصون قوما
تقتلون بنی عمهم جوعا و
سغبا ویملئون دیار الترک
والدیلم فضة وذهبا
نستنصرون المغربی و
الفرغانی ویجفون المهاجرین
والانصاری ویولون
بانباط السواد وزراتهم
وقلف العجم والطماطم
قیادتهم ویمکنون المدالالا

علما دشمنان ال ابیطالب ابن
عبداللہ بن مصعب بن الزبیر
- وہب بن وہب البختری اور
شعرا میں مروان بن حفصة
الاموی کو ساتھ اور راویا میں
عبدالملک بن قریب الاصمعی
کے ساتھ بڑے بڑے سلوک کیے
گئے ایسے جعفر کے زمانہ میں
بکار بن عبداللہ الزبیری - ابی
السمط بن ابی الجون الاموی
وابن ابی الشوراب العبشمی کے
ساتھ عطایاے وافر کیے گئے اور
ای حضرات رسا ملان نیشاپور
خدا تمکو رشد و ہدایت عطا فرماے
ہم لوگ عروۃ الوثقی کے ساتھ
متمسک ہیں اور ہماری دنیا کی
بھی بنا ہمارے اساس دین
پر قائم ہے - ہمکو جتنی بصیرت
دین حاصل ہو چکی ہے اوس سے
گھٹنے والی نہیں کیونکہ ہمارے
عقاید مستحکم ہیں - اون سے کوئی
اسلام کو نقصان فی الحال

الی طالب میراث امہم
وفی جدّھم نشمتی العلوی
الاکلہ فخرہما ویفتخر
علی الایام الشھوۃ تلا
یطعمہا وخراج مصر و
الاھواز وصدقات الحرمین
والحجاز تصرف الی ابن مریم
المدینی والی ابراھیم
موصلی وابن جامع السہمی
والی زلزل الضارب وجرمہ
الزائر واقطاع بختیشوع
نصرانی وقوت اھل بلد و
جاری تقا الترک کلا فشین
الاشروسنی کفایۃ امۃ ذی
عدد والمتوکل زعموا یشتری
باثنی عشر الف سریۃ و
السیدین سادات اھل البیت
یتعفف بزنجیۃ او سندیۃ
وصفوا لمال الخراج حسرۃ
علی ارزاق الصفاعنہ و
علی موائد المخانثہ وعلی
[illegible] الکلابات ورسوم

سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔
جنھوں نے دین میں عجیب و غریب
بدعتیں پیدا کیں کلمۃ اللہ اور
وصایائے رسول اللہ صلعم سے
بالکل منحرف ہوگئے۔ خداوند عالم
یوں تو جسکو چاہتا ہے زمین کا
وارث بناتا ہے۔ مگر آخرت
نیک بندوں کے لئے ہے۔
آج کے بعد کل آنے والا ہے اور بس
یوم السبت (سنیچر) کے بعد
یوم الاحد (اتوار) آنے والا
ضرور ہے۔ حضرت عمار یاسر رضی
اللہ عنہ جنگ صفین کے روز
فرماتے تھے کہ اگرچہ لوگ (اہل شام)
ہمکو مارتے مارتے تباہی تک پہنچی
آخر کنارہ تک بھی لیجائیں
تاہم ہم یہی یقین کرتے رہینگے
کہ ہم حق پر ہیں اور وہ ضرور
باطل پر ہیں۔ یہ بھی غور کے
قابل ہے کہ پہلے جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لشکر
کو ہزیمت ہوئی۔ اور پھر آپ

القرّادین وعلی مخارق
وعلویة المغنّی وعلی زلزل
وعمر بن بانة الملاهی ویبخلون
علی الفاطمی باکلة وشربة
ویصارفونه علی دانق و
حبّة ویشترون الحوّلة
بالبدر ویحجّبون لهما ما
یفی برزق عساکره القوم
لا زین احل لهم الخمس
وحرّمت علیهم الصدقة
وفرضت لهم الکرامة
والمحبّة یتکففون ضرًا
ویهلکون فقرًا ویرهن
احدهم سیفه لیس له
ذنب الا ان جدّه النبی
وابوه الوصی وامّه فاطمة
وجدّته خدیجة الکبری
ومذهبه الایمان
وامامه القرآن
الیه اخص ما افاده
ما اجاده

پی سکر تا الفین کو شکست پر
شکست پہونچائی۔ اسی طرح
پہلے تبلیغ و توسیع دین مین
تاخیر ہوئی اور بعد ازان تقدم
اسی کے متعلق خدا نے ارشاد
فرمایا ہے۔ کیا لوگ یہہ سمجھتے ہین
کہ وہ صرف اس کہدینے سے کہ ہم
ایمان لائے ہین چھوڑ دیئے
جائینگے اور کیا وہ لوگ فساد
نہین کرتے۔ اور حقیقت
یہ ہے اگر مومن کی تعداد کم اور ان
کی مصائب زیادہ ہوں تو پھر
وہ رنج پڑا اور مسلوب ہو کر کیسی کمتی
کہ پھر اور زیادہ دیا جاوے
اور اگر خدا نے نہ فرمایا ہوتا کہ
اکثر لوگ جاننے والے نہیں ہین
تو پھر صبر کرنیوالون کو اصبرون
سے۔ اہل شکور کو صاحبان کفور
سے۔ اہالیان جزا کو مجرمان
سزا سے کیسے پہچانا جاتا۔
ہم لوگ دیکھتے کہ مصائب ایسے
ہین کہ جنکے لیئے ہم سے اجر و

و توفیق کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور تحقیق کہ رجعت دولت و نعمت کی انتظار کا ہمکو حکم ہو چکا ہے اور ہم اوسکا انتظار کر رہے ہین اور بحمد اللہ تعالی ہمارے پاس ہماری سب حالتون کے لیئے ایک دلیل اور وسیلہ ہے اور ہر مقام کے لیئے ہمارے پاس ایک حجت ہے مصیبت کے وقت ہمارے پاس صبر ہے اور نعمت و دولت کے وقت شکر ہے۔ اگرچہ ایک ہزار مہینون تک جناب امیر المومنین علیہ السلام پر برسر منبر لعنت کی گئی مگر ہم لوگون کو اونکے وصی برحق ہونیمین ذرا بھی اشکال واقع نہین ہوا۔ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پندرہ برس تک تکذیب ہوتی رہی اور ابلیس ملعون ان امور قبیحہ مین اپنی طرف سے مدد پہونچانی مین ہمیشہ زیادتی ہی کرتا رہا۔ مگر ہم اوس پر (ابلیس پر) برابر لعنت ہی کرتے رہے۔ کیون؟ اسلیئے کہ ہمارے مصائب اور ہماری ازمائش فطرت حتمیہ کے مطابق ہے اور ہم اوس پر یقین رکھتے ہین۔ ہم برابر ایک امام کے بعد دوسرے امام کے قتل پر مدافعت کرتے رہے اور ایک رضا کے بعد دوسری رضا پر راضی رہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہہ مصائب اونکی صحت امامت کی دلیل روشن تھی اور یہہ امور بمصداق آیہ وکان وعد اللہ مفعولا خدا کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا اور خدا کا حکم مقدر ہو چکا ہے یہہ امور ضرور ہونیوالے تھے۔ مخالفین کو معلوم ہو جائیگا اور یہہ تاکیداً کہا جاتا ہے اونکو ایک دن معلوم ہو جائیگا کہ اور جن لوگون نے ظلم کیئے ہین وہ معلوم کر لینگے کہ اون کی کیسی بازگشت

ہوئے والی ہے اور اونکو اوسوقت کی بدخبر ہوگی۔ اور اسے شیعان نیشاپور۔ اب لوگ یقین رکھین کہ بنی امیہ وہی ہین جن کے لیے قران مین **شجرۂ ملعونہ** کہا گیا ہے اور یہی لوگ ہین جو طاغوت وشیطان کی پیروی کرنیوالے ہین۔ جنہون نے حضرت علیؑ کے محاسن کو مخفی کیا اور جنہون نے اجرت دیکر جناب رسولخدا صلعم پر جھوٹ بنوایا۔ اور ان تمام موضوعات سے تمام دیار وامصار بیت المقدس سے لیکر مدینہ منورہ تک پر اور مملو کردئیے۔ خلافت کوفہ سے دمشق مین لیگئے اور اون امور قبیحہ مین دولت کثیر صرف کردی اور اونکی تعمیل ونفاذ پر اپنے عمال کو مقرر کیا۔ وہ استخفاف احادیث رسولؐ اور اسقاط اخبار فضائل اہلبیت پیغمبر صلعم۔ تحریف قرآن اور رفع مظالم جائین ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کا کوئی تدارک نکرسکے اگر کوئی شخص فضائل حضرت طاہرین بیان کرتا تھا۔ تو اون مین سے بعض لوگ اوسکی دلیل وحجت کو سنکر رونے لگتے تھے۔ مگر باینہمہ یہ خوف اونہین نکوئی فائدہ دیتا تھا اور نہ وہ اپنے طریقہ سے باز آتے تھے۔ حق ہمیشہ عزیز رہتا ہے اگرچہ اہل حق کتنے ہی ذلیل نہ کیے جائین۔ اور اگرچہ اونکو ماننے والے کتنے ہی قلیل ہون۔ اور باطل کو بظاہر کتنا ہی اراستہ نکیا جاوے مگر وہ ہمیشہ بدنما اور ذلیل ہی دکھلائی دیگا۔ خود بنی امیہ اور بنی امیّہ کا درباری شاعر عبدالرحمن بن حکم کہتا ہے ؎

سمیۃ زن نما حشہ کی اولاد تو ذرات ریگ

کی مانند تمام ہتھیلی ہو۔ اور بنت رسول اللہ
صلعم کی نسل کہین باقی نہ چھوڑ جائیے

دیگر سے

خدا اون پر لعنت کرے جو علی اور اونکے
فرزند امام حسین کو برا کہتے ہین

ابو دہبل الجمحی جو سلاطین بنی امیہ کا حامی اور ال ابوسفیان
کا والی تھا۔ لکھتا ہے۔

قوم بنی امیہ کا شرابخوار (یزید) اپنے خواب
عیش و سرور ہی مین ہلاک ہوا اوسکے مقتول
طف (کربلا) مین پڑے ہین۔ اون کے
عزیزون کو غم سے نیند نہین آتی۔

سلیمان ابن قبتہ کہتا ہے سے

مقام طف (کربلا) مین مقتولین بنی ہاشم
کے قتل و غارت نے چپا تو نے تمام مسلمانون
کو ذلیل و خوار کر دیا

الکمیت بن زید غلام خالد بن عبداللہ قسری کہتا ہے سے

بنی امیہ سے کہدو کہ تمہارے لئے کیسے جائز
ہو سکتا ہے کہ تم شمشیر برہنہ کو بھی چھپاو
اور خیمے کو بھی۔ خدا اوسکو بھوکا
رکھے جو تمہین سیر کرے۔ تمہارے ظلم و جور

ہے اب تو دنیا کی تمام بھوکون کی پیٹ بھر گئے

کیسی تعجب کی بات ہے کہ شعراء بنی عباس اونکو سوجھ پر حق بات کہنے سے بچتے تھے۔ اور اون لوگون کی فضیلت بیان کرتے تھے جنکو وہ قتل کرتے تھے۔ عیب نکالتے تھے اور جن سے نفرت کرتے تھے چنانچہ منصور بن الزبرقان نے ہارون کی مجلس مین بیان کیا

ال نبیؐ اور وہ لوگ جو اون سے محبت کرتے تھے۔ ہمیشہ قتل کے خوف مین مبتلا تھے۔ یہود و نصاریٰ کی قومین تو امن و امان مین ہین اور معدن التوحید کے لوگ ذلت مین بسر کر رہے ہین

دعبل خزاعی جو بنی عباس کے دربار کا شاعر تھا کہتا ہے

تیس برس سے بھی عالم دیکھ رہا ہون اور ہمیشہ میری صبح [illegible] مین ہوتی ہے میں آل محمدؐ کی ناموس رشتہ [illegible] [illegible] [illegible] دیکھتا ہون [illegible] مین کچھ نہیں تھا۔

معتصم باللہ کا غلام علی ابن جعیان رومی لقب سے [illegible]

اوس شخص کا بھی بھلا نہ ہونا چاہیے جو سر [illegible] لوگون کی سر [illegible] ضرب لگاتے تھے [illegible] حال [illegible] کا ہے کہ اون کو [illegible] کی [illegible]

ہی نہین آتا - اونکے زمانہ مین آل محمدؐ کے
نیکوکارون کے سر شگافتہ کرکے خون بہانے

ابراہیم بن عباس صول جو مامون کے عہد مین کاتب قوم اور عامل تھا کہتا ہے ؎

اون کی دولت کی وجہ سے اون پر ایمان
لائیے اونھون نے ایک کو سو سو کرکے انعام
دئیے

بنی امیہ کے بعد پھر ایسے لوگون کو کیونکر ملزم نکہا جاوے جنھون نے اپنے بنی اعمام کو بھوک اور پیاس سے مار ڈالا اور بخلاف انکے دیار ترک و دیلم کے باشندون کو سونے اور چاندی سے بھر دیا اقوام مغربی اور فرغانی کی پوری استمداد و اعانت کی اور قبائل مہاجر و انصار پر مظالم کئے - اقوام نامختون عجم و طمطم (کم جلاہ) کو امراء و اراکین سلطنت مقرر کیا اور آل ابیطالب کو نہ اون کے مان کی پاشت دی اور نہ اون کے جد بزرگوار کے خاص حقوق فے اور خمس سے اونکو کچھ حصہ دیا اور جب کسی علوی نے اپنے قوت لایموت کے لئے سعی و کوشش کی تو اوسکی سخت ممانعت کی گئی - یہان تک کہ حالت گرسنگی مین مردہ گوشت تک اون پر حلال ہوگیا - انھین تکلیفون مین اونکی عمرین تمام ہوگئین - کم کبھی سیر ہوکر اونکو کھانے کے لئے روٹی نہ ملی - بخلاف ان کے عزابج سعد و اسوار - صناجات حرمین - ابن مریم مدائنی - (حکیم نصرانی) ابن جامع السہمی - رقاص و مغنیان شاہی اور بختیشوع - طبیب سلطانی اور اہل بلد کے وظیفہ پہونچانے

اور بغائے ترکی اور افشین رومی کے غلام و کنیز کی خریداری مین ۔
اوٹھایا جاتا تھا اور مزید بران محلات شاہی کے مصارف یومیہ مین
اٹھا تھا۔ جنمین سے صرف متوکل کی لونڈیون کی تعداد بارہ ہزار
تبلائی جاتی ہے ۔ مگر سادات اہل بیت مین ایک سید غریب
ایک سندی یا حبشی عورت کے ساتھ اپنی تمام عمر کاٹ دیتا تھا
تمام اموال خراج ۔ صدقات و زکواۃ جلادون۔ خواجہ سراؤن
کتون اور بھال بندرون کی خوراک ۔ تماشہ کرنیوالون ۔ باجا
بجانیوالون ۔ مثل زدرزد ۔ تمرزن بنانہ لیلتی (یالتنا) سے کے
مصارف عیش و عشرت مین اٹھتا اور خریداری الآت غنا
وغیرہ مین اوٹھایا جاتا تھا اور اوس قوم و فرقہ کی جنکے لیے
خمس حلال اور صدقہ حرام کیا گیا تھا ۔ اور جنکی عظمت ۔ تکریم
و تعظیم ۔ محبت و مودت لازم و واجب ہے ۔ ایسی ناگفتہ بہ
حالت تھی کہ وہ نہایت تنگی ۔ شدید حسرت مین بسر کرتے
تھے ۔ انمین سے کوئی اپنی تلوار رہن کرتا تھا ۔ کوئی اپنی کرتے
بیچکر گذر اوقات کرتا تھا ۔ اپنی انکھون سے گھر مین
مریض کو پڑا ہوا اور ضعف سے سسکتا ہوا دیکھتا تھا
مگر اوس کے علاج و تدارک پر قادر نہین تھا اور یہ تمام مصائب
و نوائب صرف اس ایک جرم کیوجہ سے تھے ۔ کہ انکا جد بزرگوار نبی تھا
پدر بزرگوار وصی تھا ۔ ماں فاطمہ انکی تھین اور دادی خدیجہ الکبری
کا مذہب ایمان تھا اور ہادی قران ۔ بس اسی سبب سے سمجھ جاؤ

عبارت خاتمۃ الطبع رسالہ مکاتیب خوارزمی مطبوعہ مطبع بولاق مصر

قد تناھی طبع ھذہ الرسائل التی لم یبلغ شاوھا فی الفصاحۃ سحبان وائل بل ھو عندھا ادنی من باقل ولو ظھرت فی ایامہ لمد الیھا کف مستمد سائل ولو کانت فی عصر قس بن ساعدۃ الایادی لکان لھم جمیل الایادی فلعمری انھا نسخت ما ترکت الاوائل کلمۃ القائل و احکمت کم ترک الاول للاخر والماضی للغابر فلیکن الادیب لھا نعم الاخذ ونیعض علیھا بالنواجذ فانہ یبلغ بھا فی صناعۃ الانشاء ما تکون لہ فی الانشاء اوفر علالۃ وکان طبعھا علی

رسالہ ہذا کا انطباع تمام ہوا جسکی فصاحت کو سحبان وائل نہین ہونچتا اور جسکی انشا پردازی کو دیکھکر سحبان وائل باقل سے بھی زیادہ احمق ثابت ہوتا ہے - اگر مصنف کے زمانہ مین ہوتا تو اوسکی استعداد و قابلیت کو آگے سائل بنکر دست استمداد پھیلاتا - اور اگر اس زمانہ مین قس بن ساعدۃ الایادی زندہ ہوتا تو مصنف کا دست یمین بنتا - مین نے حقیقتًا اسکے متعلق کچھہ نہین کیا سوای اسکے کہ اساتذہ اولین نے جو کلمات مفید یادگار چھوڑے اوسکین جمع کردیا اور متقدمین نے جو کچھہ متاخرین کے لیے اوجھوڑا

ماجرے

على هذا الوجه الحسن و
تمثيلها في هذا القالب
المستحسن بدار الطباعة
المصرية الكائنة ببولاق
مصر المعزية المتعلق
المستعين بمولاه فيما
يعيد ويبدي عبد الرحمن
بيك رشدي على ذمة
حضرة محمد علي بيك جراح
باشي بالديار المصرية و
حضرة حسن افندي مترجم
الكتب العسكرية لا
زالوا ملحوظين بعين
العناية الربانية وكان
تصحيحها حسب الامكان
بمعرفة الفقير الى رحمة
الرحيم الرحمن المتوسل
الى ربه بالجاه النبوي
محمد قطة العدوي مابين
مصحح المطبع المذكور غفر
الله في الدارين اموره
وقد وافق اتمام طبعها

زغنا سین کے لئے سرمایہ چھوڑا
تھا اسنے مستحکم اور مستقل کر دیا
جسکی عبارت کو دیکھکر ادیب
متعجب ہو کر دانت پیسنے لگتا
کیونکہ اسکی تحریر میں حد درجہ
کی فصاحت و بلاغت سے کام لیا
گیا ہے اس بنا پر اس رسالہ عجیب
کا چھاپا جانا ہر طریقہ سے مناسب
تھا لہذا مطبع بولاق مصر معزی
میں حسب الایماے ملک مطبع
عبد الرحمن بیگ راشدی زیر
اہتمام محمد علی بیگ جراح باشی
و ملا حسن افندی مترجم کتاب
العسکریہ (خدا دونوں پر نگاہ
توجہ رکھے) اسکی طبع کا کام
آغاز کیا گیا اور اس کتاب کی
صحت تمام اور ترتیب و درستی
کی خدمت خاص مصحح طبع
فقیر حقیر امیدوار رحمت و
مغفرت رحیم الرحمان المتوسل
بمراتب و جاہ حضرت نبوی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

وتمام تمشیتها ووضعها اوائل ذی الحجة الذی هو فی هذا العام المشهور ۱۲۷۹ لتسع وسبعین ومائتین والف من الهجرة ختام والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات والشکر له علی مدی الاوقات وصلی الله وسلم علی سید الکائنات وعلی آله واصحابه ذوی الکرامات

ھ ھ ھ
ھ

ترجمہ قطعہ الندوی ہاشمی تصحیح مطبع مذکور۔ خداوند عالم بطفیل محمد وآلہ الاکرم ادبیکے تمام امور کو سہل و آسان فرما اور تصحیح مطبع مذکور نے انجام ہوی اور خدا نے اوسکو اس رسالہ مفیدہ کے انطباع و اشاعت کی پوری توفیق عنایت فرمائی اس کے انطباع کے تمام امور آغاز ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین تمام ہوے۔ خدا کا شکر اس نیک کام کے تمام ہونے اور ایسے اچھے کام مین وقت کو صرف ہونے کے لئے۔ اور درود و سلام سید کائنات اور اس کی اولاد و اصحاب ذوی الکرامات پر نازل ہو

توثیق علامہ ابوبکر محمد ابن عباس خوارزمی مولف رسالہ مکاتیب

محمد بن عباس ابو بکر
الخوارزمی ابن اخت محمد
ابن جریر الطبری قال الحاکم
کان واحد عصره فی حفظ
اللغة والشعراء وکان
یقصر فریضة عن حفظه
استوطن بنیسابور سمع
من ابی علی اسمعیل بن
محمد الصفار واقرانه و
مات فی رمضان سنة
ثلث وثمانین وثلثمائة
وقال یاقوت صاحب
الاشعار والرسائل -
مولده ومنشاه بخوارزم
وکان اصله من طبرستان
فلقب بالطبرخزمی
ومولده سنة ثلث و
عشرین وثلثمائة
وخرج فی وطنه فی حداثته
وطوف البلاد ولقی
سیف الدولة ابن
حمدان وخدمه ورد

محمد بن عباس ابو بکر خوارزمی
محمد بن جریر طبری کے بھانجے ہیں
حاکم کہتے ہیں کہ وہ علم لغت اور
شعر میں یکتائے زمانہ تھے اور
بوجہ مشغولیت حفظ علوم زد
نماز قصر سے پڑھتے تھے - وطن
اونکا نیشاپور تھا - علم حدیث
کو ابو علی اسمعیل بن محمد
الصفار اور اونکے اقران سے
سنکر حاصل کیا تھا وفات
انکی سنہ ۳۸۳ ہجری میں واقع
ہوئی - یاقوت صاحب معجم
کہتے ہیں کہ وہ اشعار اور رسائل
کے مالک تھے مولد و مسکن اونکا
خوارزم تھا - لیکن اصل
اونکی طبرستان سے تھی اسی
تناسب سے اونکو طبرخزمی
کہتے تھے - ولادت انکی سنہ ۳۲۳
ہجری میں وطن سے نکل کر
تمام شہروں میں تحصیل
علوم کی غرض سے پھرتے رہے
سیف الدولہ ابن حمدان سے

بخاری وصحب الوزیر
ابو علی البلعمی فلم یحمده
وهجاه وقصد نیسابور
واتصل بالامیر ابی احمد
المیکالی ومدحه وقصد
سجستان ومدح والیها
طاهر بن محمد ثم هجاه
فحبسه ثم خلصه و
صار الی غرجستان فاتفق
له مع والیها ما اتفق مع
والی سجستان ففارقها
جائیا الی نیسابور
فقصد حضرة الصاحب
فرغب فی مجانبته فارفده
الصاحب بکتاب الی
عضد الدوله فکان
سبب انتعاشه ثم عاد
الی نیسابور واستوطنها
ودرس اهلها علیه
الادب
کما فی بغیة الوعاة للامام
جلال الدین السیوطی

ملاقات کی۔ اوسکے ملازم ہوئے
بخاری پر ایراد کی اور وزیر
ابوعلی البلعمی کے مصاحب
ہوئے۔ مگر کبھی اوسکی مدح نہ
لکھی۔ بلکہ ہجو کی۔ پھر نیشاپور
آکر امیر احمد میکالی کے ملازم
ہوئے اور اوسکی مدح کی پھر
سجستان گئے۔ وہان کی
تعریف لکھی طاہر بن محمد
حاکم سجستان کی ہجو لکھی
اوسنے قید کردیا رہا ہوکر غرشستان
مین آئے اور یہان بھی سجستان
کا ایسا واقعہ پیش آیا وہان سے
یہ نیشاپور آئے اور اپنا ملک
[illegible] قصد کیا۔ حاکم
نیشاپور نے خط لکھکر عضد الدولہ
کی خدمت مین انکو بھیجدیا۔ اور
یہی انکا ذریعہ معاش ہوا بعد
اسکے پھر نیشاپور چلے آئے
اور لوگون کو علم ادب سکھا
درس دینے لگے
(بغیۃ الوعاۃ امام سیوطی)

علامہ سید علی مدنی کی کتاب الدرجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ سے اقتباسات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلم رحمک اللہ تعالی شیعۃ امیر المومنین والائمۃ من ولدہ علیہ السلام لم یزالوا فی کل عصر وزمان ووقت واوان مختفین فی زوایا الاستتار محتجبین احتجاب الاسرار فی صدور الاحرار وذلک لما منوا بہ من معاداۃ اھل الالحاد ومناواۃ اولی النصب والعناد الذین ازالوا اھل البیت عن مقاماتھم ومراتبھم وسعوا فی اخفاء مکارمھم الشریفۃ ومناقبھم

یقین جانو۔ خدا تم پر رحم کرے کہ شیعان امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کے دوست داران ومتبعین۔ ہر وقت اور ہر زمانہ میں گوشہائے اختفا اور حجرہائے انزوا میں پوشیدہ اور مخفی رہے اور اونکا یہ طریقہ صرف صاحبان الحاد اور اہالیان فتنہ وفساد سے جان بچانے اور آرام وسکون پانے کی غرض سے تھا۔ یہ مفسدان روزگار وہی ناہنجار لوگ تھے جنھوں نے اپنی ناصبیت کی وجہ خاص سے اہلبیت طاہرین ع کو اونکے مدارج و مراتب سے معزول کر دیا اور

للصيفة فاذا بزل لبل
متغلب منهم بنذل في
متابعة الهوى مقدوره
وليذهب حسد اليطفي
نور الله ويأبى الله الا
ان يتم نوره كما روى
عن ابي جعفر محمد بن علي
الباقر عليهما السلام انه
قال لبعض اصحابه يا فلان
ما لقينا ظلم قريش ايانا و
تظاهرهم علينا وما لقي
شيعتنا ومحبونا من الناس
ان رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم قبض و
قد اخبر انا اولى الناس
بالناس فتمالأت قريش
حتى اخرجت الامر عن معدنه
واحتجت على الانصار
بحقنا وحجتنا ثم تداولتها
قريش بعد قريش حتى
رجعت الينا فنكثت بيعتنا
ونصبت الحرب لنا ولم

اونکو مناقب لطیف کو مٹانے
اور اونکو مکارم شریف کو چھپانے
مین سعی بلیغ کی - ان مفسدین
مین حاکم ہونے کے بعد کوئی ایسا
نہین نکلا جس نے اپنی نفسانیت
و خواہش پوری کرنے مین
پوری فیاضی سے کام نہین
لیا اور کوئی دقیقہ نور خدا کے
مٹانے مین باقی نہین چھوڑا
حالانکہ کوئی شخص ایسا نہین
ہے جو نور خدا کو بجھا دیے
جیسا کہ حضرت ابو جعفر محمد بن
علی الباقر علیہما السلام نے فرمایا
ہے - آپنے اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ ہم پر قریش کے ہاتھون
کونسا ظلم ایسا نہین گذرا جو
ہمارے شیعون پر نہ گذرچکا ہو
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے انتقال فرمایا تو
ہمکو تمام آدمیون مین سے ایک
افضل الناس بزرگ کو صاحب
امر ہونیکی خبر دی گئی - قریش

قتل صاحب الامر فی صعو
دہ حتی قتل فبویع الحسن
ابنه وعوهد ثم غدر به
واسلم ووثب علیه اهل
العراق حتی طعن بخنجر فی
جنبه وانتهب عسکره
وعولجت خلاخل امهات
اولاده فوادع معویه
وحقن دمه ودماء اهل
بیته وهم قلیل حق قلیل
ثم بایع الحسین من اهل
العراق عشرون الفا ثم
غدروا به وخرجوا علیه
وبیعته فی اعناقهم فقتلوه
ثم لم نزل اهل البیت
نستذل ونستظام ونقصی
ونمتهن ونحرم ونقتل و
نخاف ولا نامن علی دمائنا
ودماء اولیائنا ووجد
الکاذبون الجاحدون
لکذبهم وجحودهم
موضعا یتقربون به

اس امر مین مزاحم ہوتے یہانتک
کہ اوس امر کو اوسکے مرکز سے نکال
لیگئے اور یہ قوم انصار پر ہمارے
حقوق کی دلیل لائے اپنے حقوق قائم
کئے یہانتک کہ ایک قریش کے بعد
دوسرا قریش ہوتا گیا اور امر خلافت
ایکبار پھر ہماری طرف رجوع ہوا
تو ہمارے ساتھ نقض بیعت
کیا گیا اور معرکہ جدال و قتال
قائم کیا گیا بالآخر ہمارے صاحب
امر کو تنگ کرکے قتل کردیا گیا
پھر امام حسن علیہ السلام اونکے فرزند
سے بیعت کی گئی اور اون سے بھی
عہد و پیمان کرنیکے بعد غدر کیا گیا
اونکو ایسے بھی تسلیم کیا گیا پھر اون
پر حملات بھی کئے گئے یہانتک
کہ اونکے پہلو پر خنجر لگایا گیا اونکے
لشکر کو لوٹا گیا۔ اونکی عورتوں
کو تو ایسا لوٹا کہ پیروں سے
خلخالیں تک اوتار لیں۔ پھر
معاویہ امیر ہوا اور اوسنے حضرت
امام حسن اور اونکے اہل بیت کے

الى اوليائهم وقضاة السوء
وعمال السوء في كل بلدة
فحدثوهم بالاحاديث
الموضوعة المكذوبة و
رووا عنا ما لم نقله وما
لم نفعله ليبغضونا الى
الناس وكان عظم ذلك
وكبره زمن معوية بعد موت
الحسن عليه السلام فقتلت
شيعتنا في كل بلدة و
وقطعت الايدي والارجل
على الظنة من ذكر حبنا
والانقطاع الينا سجن و
نهب ماله وهدمت داره
ثم لم يزل البلاء يشتد
ويزداد الى زمان عبيد
الله بن زياد لعنة الله
قاتل الحسين عليه السلام
ثم جاء الحجاج فقتلهم
كل قتلة واخذهم بكل ظنة
وتهمة حتى ان الرجل
ليقال له زنديق او كافر احب

خون بہایا - اسکے بعد حضرت
امام حسین علیہ السلام سے بیس
ہزار اہل عراق نے بیعت بھی کی
اور پھر غدر بھی کیا - حالانکہ اوس
وقت تک بیعت حسین علیہ السلام
کا قلادہ اونکی گردنوں میں پڑا
ہوا تھا - یہانتک کہ اونکو قتل
کر ڈالا - اسکے بعد اہلبیت پر بعد
مصیبت ہم خوف و ذلت - بیشک
حریت اور قتل و غارت کے مظالم
میں کوئی بلا و مصیبت ایسی نہ چھوٹی
جو ہم لوگوں پر نہ گذری ہو - انکی اور
انکے اصحاب کی ہستیاں مٹانے
اور خون بہانے پر اکتفا نہیں
کی گئی - بلکہ جھوٹوں کافروں اور
دین خدا کے دشمنوں نے اونکی تکذیب
و تضعیف کی اور اپنی اس بدفعالی
کو سلاطین کی تقریب و توجہ کا
قوی ذریعہ اور دستگاہ کا وسیلہ قرار
دیا - دنیائے اسلام میں تمام
قضاۃ اور عمال شاہی نے ہمیں
احادیث موضوعہ کو ذریعہ شائع کیا

احب اليه من ان يقال له
شيعة علي عليه السلام
وروى ابو الحسن علي
بن محمد بن ابي سيف المدائني
في كتاب الاحداث قال كتب
معوية نسخة واحدة الى
عماله بعد عام الجماعة ان
برئت الذمة ممن روى
شيئا من فضل ابي تراب
واهل بيته فقامت الخطباء
في كل كورة وعلى كل منبر يلعنون
عليا ويبرؤن منه ويقعون
فيه وفي اهل بيته وكان
اشد بلاء حينئذ اهل
الكوفة لكثرة من بها
شيعة علي فاستعمل عليه
زياد بن سمية وضم اليه
البصرة فكان يتتبع الشيعة
وهو بهم عارف لانه
كان منهم ايام علي فقتلهم
تحت كل حجر ومدر واخافهم
وقطع الايدي والارجل

اور بہلوگون سے ایسے ایسے اقوال
نقل کئے اور ہماری طرف ایسی ایسے
افعال کی نسبت دی جو ہم کبھی
عمل مین نہ لائے - یہہ کیون؟
صرف اس لئے کہ ہماری طرف سے بغض
وعداوت بڑہے - یہہ امور معویہ کے
زمانے مین حضرت امام حسن علیہ السلام
کے بعد نہایت شدت سے جاری ہوئے
اوس نے شیعون کو تمام دیار و بلاد
مین بلا وجہ قتل کیا اونکے ہاتھ پاؤن
کٹوا ڈالے صرف اس شبہہ پر کہ وہ
ہم سے محبت رکھتے ہیں - اونکی
جاگیرین ضبط کرلین - روزینے
بند کر دیئے - اون سے ملک کے
قیدخانے بہر دیئے - اونکے مال و
متاع لوٹ لئے - یہہ مصیبت
عبداللہ بن زیاد کی حکومت مین
اور زیادہ ہوگئی پھر اسکے بعد
حجاج بن یوسف ثقفی نے
ڈہونڈ ڈہونڈ کر اون مین سے
شیعون کو قتل کیا اور اون پر
ہر قسم کے اتہام لگا کر ماخوذ

وسمل العیون وصلبهم علی
جذوع النخل وطردهم
وشردهم عن العراق فلم
یبق بها معروف منهم و
کتب معویة الی عماله فی جمیع
الآفاق ان لا یجیزوا لاحد
من شیعة علی واهل بیته
شهادة وکتب الیهم ان
انظروا من قبلکم من شیعة
عثمان ومحبیه واهل بیته
والذین یروون فضائله
ومناقبه فادنوا مجالسهم
وقربوهم واکرموهم واکتبوا
الی بکل ما یروی کل رجل منهم
واسمه واسم ابیه و
عشیرته ففعلوا ذلک حتی
اکثروا فی فضائل عثمان
ومناقبه لما کان یبعثه
الیهم معویة من الصلات
والکساء والحبات والقطائع
ویفیضه فی العرب منهم
والموالی فکثر ذلک فی کل

نا خود کیا۔ یہاں تک نوبت
حجاج کو اگر کسی شخص کی نسبت
یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ کافر
ہے یا زندیق تو اوسکو اتنا برا
نہیں معلوم ہوتا تھا۔ جتنا کہ
کسی کی نسبت یہ معلوم ہوتا تھا
کہ وہ شیعہ علی علیہ السلام ہے
امام ابو الحسن علی بن محمد
بن ابی سیف المدائنی
کتاب احداث میں لکھتے ہیں
کہ سال جماعت میں معویہ نے
ایک عام حکمنامہ تمام عمال ان
کے نام اس مضمون کا
لکھا کہ اگر کوئی شخص شان
علی میں کوئی شے بیان کریگا
میں اوس سے بری الذمہ اور
بیزار ہوں۔ یہ حکم پاکر ملک
کو تمام خطیب تمام شہروں
میں بر سر منبر حضرت علی پر لعنت
کرنے لگے اور اون سے اور اونکے
اہلبیت سے نفرت و بیزاری
کرنے اور بلا و مصیبت نا الیان

هذه ما تنافسوا في المنازل
والدنيا فليس يجي احد بخبر
مزور ومن الناس الا اتاه
عاملا من عمال معويه و
لا يروي في عثمان فضيلة
او منقبة الا كتب اسمه
وقربه وشفعه فلبثوا بذلك
حينا۔
ثم كتب الى عماله ان
الحديث في عثمان قد كثر و
فشا في كل مصر وفي كل
وجه وناحية فاذا جاءكم
كتابي هذا فادعوا الناس
الى الرواية في فضائل
الصحابة والخلفاء
الاولين ولا تتركوا خبرا
واحدا من المسلمين في
ابي تراب الا واتوني
بمناقض له في الصحابة
فان هذا احب الي واقر
للعيني وادحض لحجة
ابي تراب وشيعته و

کوفہ پر زیادہ شدید ہو گئی اسلئے
کہ وہاں شیعوں کی آبادی زیادہ
تھی اسی خصوصیت سے زیاد بن
سمیہ کو معویہ نے کوفہ کا عامل
کیا اور بصرہ کو بھی اوسی کے
متعلق کیا۔ وہاں بھی شیعہ
تھے۔ اور وہ ان لوگوں کو حضرت
علیؑ کے وقت سے جانتا تھا۔
زیاد نے ہر مقام پر انکو قتل
کرایا۔ ڈرایا اور دھمکایا۔ انکو
ہاتھ پاؤں کٹوائے۔ ان کی
آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں
درختوں کی شاخوں پر لٹکا
لٹکا کر سولیاں دلوائیں۔
اونکو ملک عراق سے خارج البلد
کرایا یہانتک کہ اونکی ضمنا
لوگوں میں سے ایک فرد واحد
بھی باقی نہ بچا۔ پھر معاویہ
نے تمام عاملان ملک کو حکم
بھیجا کہ کسی شیعہ علی کی شہادت
کو قلمرو اسلامی میں کہیں
کوئی جگہ نہ دی جائے۔ اون

اشتد عليهم من مناقب
عثمان وفضله ففرقت كتبه
على الناس فرويت اخبار
كثيرة في مناقب الصحابة
مفتعلة لا حقيقة لها
وجد الناس في رواية
ما يجري هذا المجرى حتى
اشادوا بذكر ذلك على
المنابر والقي الى معلمي
الكتاتيب فعلموا صبيانهم
وغلمانهم من ذلك الكثير
الواسع حتى رووه و
تعلموه كما يتعلمون القرآن
وحتى علموه بناتهم ونسائهم
وخدمهم وحشمهم فلبثوا
بذلك ما شاء الله
ثم كتب الى عماله نسخة
واحدة الى جميع البلدان
انظروا من قامت عليه
البينة انه يحب عليا
واهل بيته فامحوه من
الديوان واسقطوا العطاء له

نہ اونکی شہادت قبول کیجاے
اور یہ بھی لکھکر تاکید کردی
کہ دوستداران عثمان کی
تعظیم وتکریم کیا کرو۔ جو لوگ
فضائل ومناقب عثمان کے
بیان کرنیوالے ہین اونکی مجلسون
مین خود جایا کرو۔ اونکو اپنا
مقرب بناؤ اور اونکی تکریم
کیا کرو اور میرے پاس ان مین
سے ایک ایک کا نام مع اونکی
ولدیت اور قبیلہ کے نام لکھ
بھیجو۔ تمام عاملون نے بڑے
حزم واحتیاط سے اسکی
تعمیل کی یہانتک کہ
فضائل ومناقب عثمان مین
کثرت سے حدیثین شایع ہو
گئیں اور جب معاویہ کے
پاس پہونچین تو اوس نے
اس صلہ مین محدثین
احادیث کو لباسہا زیبا عبایا
فاخرہ اور جاگیرین عنایت
کین اور تمام عرب اور اسکے

ورزقه وشفع ذلك بنسخة
اخرى من اتهمتموه بموالاة
هؤلاء القوم فنكلوا به و
اهدموا داره فلم يكن البلاء
اشد ولا اكثر منه بالعراق
ولا سيما بالكوفة حتى ان
الرجل من شيعة علي ليأتيه
من يثق به فيدخل بيته فيلقي
اليه سره ويخاف من خادمه
ومملوكه ولا يحدثه حتى
يأخذ عليه الايمان الغليظة
ليكتمن عليه فظهر حديث
كثير موضوع وبهتان
منتشر ومضى على ذلك
الفقهاء والقضاة والولاة
وكان اعظم الناس في
ذلك بلية القراء المراؤون
والمستضعفون الذين
يظهرون الذين يظهرون
الخشوع والنسك فيفتعلون
الحديث ليحظوا بذلك
عند ولاتهم ويقربوا

شہروں کو اپنے فیوض سے مالامال
اور گھروں کو ساتھ اپنی دنیا بھی
بنا دی کوئی فرد واحد ایسا نہیں
بچا جو مستفیض نہ کیا گیا اور تمام
لوگوں میں کوئی متنفس ایسا
باقی نہیں تھا جسکے ساتھ ان
امور کیلئے عاملان معویہ نے رعایت
نہیں کی اور راویان فضائل
ومناقب عثمان میں سے کوئی
ایسا نہیں چھوٹا جس کا نام
لکھ کر سفارش نہ کی گئی ہو

جب یہ معاملات اس حد
تک پہونچ گئے تو بالآخر معویہ
نے عمال کو لکھا کہ چونکہ فضائل
عثمان کی حدیثیں بہت کثرت
سے ہو گئیں اور تمام اطراف
و اکناف عالم میں پھیل گئیں
اس لئے لوگوں کو بلا کر میرا یہ
حکمنامہ انکو سنا دو کہ اب
وہ فضائل صحابہ و خلفاء
سابقین و اولین کی طرف
متوجہ ہوں اور اگر ایک

محا الستھم لا یصیبوا بہ
الاموال والضیاع والمنازل
حتی انتقلت تلک الاخبار
والاحادیث الی ایدی
المدیانین الذین لا یستحلون
الکذب فقبلوھا ورووھا
وھم یظنون انھا حق ولو
علموا انھا باطل لما رووھا
ولا تدینوا بھا فلم یزل الامر
کذلک حتی مات الحسن بن علی
فازداد البلاء والفتنۃ
فلم یبق احد من ھذا
القبیل الا خائف علی دمہ
او طرید فی الارض ثم
تفاقم الامر بعد قتل
الحسین وولی عبد
الملک بن مروان فاشتد علی
الشیعۃ وولی علیھم الحجاج
بن یوسف فتقرب الیہ
اھل النسک والصلاح
والدین ببغض علی و
موالاۃ اعدائہ موالاۃ

حدیث جس میں فضیلت علی میں
پائی جاوے تو ایک دوسری
حدیث اوسکی تنقیص و تردید
میں فوراً تیار کر لیجاے اور یہ
امر خاص طور پر مجھکو بہت ہی
مرغوب و محبوب ہوا اور اس
سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک
پہونچتی ہے اور اس سے ابوتراب
اور اون کے شیعوں کی حجت کو
شکست ہوتی ہے اور فضائل
و مناقب عثمان کو قوت پہونچتی
ہے پس عمال ملکی نے اس
حکمنامہ کو تمام لوگوں کو پڑھ
سنایا اوسکے مطابق مناقب
صحابہ میں کثرت سے احادیث
موضوعہ ایسی مرتب کی گئیں
جنکی کوئی اصلیت نہیں -
جب لوگوں نے اخبار
موضوعہ کو تیار و مرتب کر لیا
تو پھر علانیہ اوکو منبروں پر
پڑھنے لگے اور عوام الناس
کو سنانے لگے پھر ملکی معلمین

اعلم انہ وموالاہ من
یبغی من الناس ...
ایضا ایضا اعلم انہ فاکثر
فی الروایۃ فی فضلہم و
سوابقہم ومناقبہم
واکثروا من ... لہ من
علی ومن ... والطعن
فیہ والشنان حتی ان
النسانا وقف الحجاج و
یقال لہ جد الاصمعی
عبد الملک بن قریب صاح
بہ ایہا الامیر ان اہلی
عقونی فسموونی علیا وانی
فقیر بائس وانا الی صلۃ
الامیر محتاج فتضاحک
الحجاج وقال للطف ما
توسلت بہ قد ولیتک
موضع کذا
وقد روی ابن عرفۃ
المعروف بنفطویہ وھو
من اکابر المحدثین و
اعلامہم فی تاریخہ ما

... مدرسین نے بھی ...
تو انہی طلبا کو پڑھایا اور سکھایا
گھر کے غلام و کنیزک تک کو بھی
سبق پڑھایا پھر تو انکو وہ
شہرت اور اہمیت حاصل
ہوئی کہ انکی تعلیم قرآن مجید
کی طرح ضروری ہوگئی اور انکی
تعلیم عورتوں کو لڑکیوں کو
نوکر چاکروں تک کو بیحد خیالی
گئی

پھر معاویہ نے ایک عام
فرمان شاہی تمام والیان
ملک کے نام اس مضمون کا
بھیجا کہ شیعیان علی اور
محبان اہلبیت کے نام دیوان
سے کاٹ دو اور انکے
وظیفے بند کر دو۔ ایک دوسرا
فرمان اس مضمون کا لکھا
کہ جس کسی شخص پر محبت
علی و اہلبیت کا گمان ہو
اگرچہ وہ ثابت نہو اور اسپر
کوئی شاہد بھی نہو۔ گھر تمام توڑ

ما يناسب هذا الخبر
وقال ان اكثر الحديث
الموضوعة فى فضائل الصحابة
افتعلت فى ايام بنى امية
تقربا اليهم بما يظنون
انهم يرغمون به انف بنى
هاشم

قال المؤلف السيد على
مدنى عفا الله عنه ولم
يزل الامر على ذلك سائر
خلافة بنى امية لعنهم
الله حتى جاءت الخلافة
العباسية فكانت ادهى
وامر واضر يكون اضر وما
لقيه اهل بيت عليهم
السلام وشيعتهم فى
دولتهم اعظم مما منوا
به فى الخلافة الاموية
كما قيل ؎
والله ما فعلت امية فيهم
معشار ما فعلت بنو العباس

گمان پر اوسکو قتل کروا ڈالا اوسکا
گھر مسمار کروا ڈالو چنانچہ بہت سے
اسی گمان پر مار ڈالے گئے پھر
تو شیعوں کی مصیبت کی یہ نوبت
پہونچی کہ اگر کوئی شیعہ اپنے کسی
دوست کے ہان گیا اور کوئی بات
کرنی چاہی تو اوسکو اپنے ساتھ
گھر لیتا آیا۔ گھر کے دروازے بند
کر دیتا۔ پردے چھوڑ دیتا اور
اپنے غلام و کنیز کو بھی وہان سے
ہٹا دیتا تب اوس سے بات
کرتا۔ پھر اوس سے بھی اخفائے
کلام کیلئے قسمین لے لیتا۔
پس اس ترکیب سے موضوع حدیثین
مرتب ہوئین اور یہہ مفتریات
تمام ملک مین پھیلے اور اسی
مسلک پر فقہا قضاۃ اور
والیان ملک قائم ہوئے۔ قاریان
حدیث کی مصیبتین زیادہ شدید
تھین کیونکہ وہ ضعیف ترین
طبقات امم تھے جو خوف
خدا و خلوص کیلئے مخصوص

ثم شب الزمان وهرم و
الشان مضطرب والشان
مضطرم واللہ لا یزداد
الا عبوساً والایام لا تبدی
لاھل الحق الا سواداً
عنف للشیعة من اھل
الحطة الشیعة فی اکثر
الاعصار ومعظم الامصار
الا الانزواء فی زوایا
التقیة والانطواء علی
الصبر جنة لا البینة

ہو جاتے تھے گو۔ انہمہ یہہ
حضرات بھی جعلی حدیثیں
اس غرض سے بناتے تھے کہ
والیان ملک کی خدمت میں
انکو تقرب ہو اور انکے
دربار میں توسل جسکی وجہہ سے
حصول نقد وجنس قطعات
واراضیات وجاگیرات وقسم
انکو دستیاب ہوتی یہانتک
کہ یہہ موضوعہ اخبارات ان
مدونین علوم حدیث کے زمانہ
مین پہونچی جو کسی وجہہ سے حلال کو حرام نہین سمجھتے تھے۔ قرب
زمانہ کے اعتبار سے انھون نے بھی ان اخبار کو اپنی کتب مین
مستنبط کیا اور عوام مین بھی مروی کیا کیونکہ متاخرین محدثین
(غالبا اصحاب صحاح) نے انکو قطعی صحیح سمجھہ لیا اگر انکو انکی
اصلیت معلوم ہوتی تو وہ نہ ان روایتون کو لکھتے اور نہ روایت
کرتے۔ ایساہی حال رہا یہانتک کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت
ہوگئی اور یہہ بلا و مصیبت اور بھی زیادہ ہوگئی۔ نوبت یہہ پہونچی
کہ فرقہ شیعہ مین کوئی فرد واحد ایسا نہین بچا کہ اس فتنہ و
بلا مین نہ مبتلا ہوا ہو۔ یا ہمیشہ اپنی قتل کیے جانیکی خوف اور
جلاوطنی کی دہشت مین گرفتار نہ رہا ہو۔ یہہ تکلیفین
حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد اور بڑھ

گئین۔ اسکے بعد عہد حکومت عبد الملک بن مروان مین شیعون پر پہلے سے بھی زیادہ سختی ہوئی۔ اوس نے حجاج بن یوسف کو عامل کیا اوسکے پاس اصحاب شریعت اور ارباب سیاست بغض و دشمنی علیؑ کے وسیلہ سے تقرب حاصل کرتے تھے اور دشمنان علیؑ کے ساتھ اپنے اظہار موالات کو حجاج کی رضا و خوشنودی کا سبب خاص قرار دیتے تھے ان تمام لوگون نے دشمنان علی کا فضل و سابقہ بیان کیا اور حضرت علیؑ کی توہین۔ نقص و عیب اور طعن و تشنیع مین کثرت سے روایتین تیار کین۔ یہانتک نوبت پہونچی کہ ایک شخص جسکو ادیب عرب اسمعی کا دادا بتلاتے ہین اور جس کا نام عبد الملک بن قریب تھا۔ حجاج کے پاس بلند فریاد کرتا اور یہ کہتا ہوا آیا کہ اے امیر۔ میری بی بی نے مجھے عاق کر دیا اور میرا نام علی رکھا ہے اس لئے مین مفلس قلاش اور امیر کے صلہ کا محتاج ہو گیا۔ حجاج اسکے اس مضحکہ انگیز استغاثہ پر بے اختیار ہنس پڑا اور بنظر لطف اوس سے کہنے لگا کہ جس وسیلہ کا تونے حوالہ دیا ہے اوسی کی رعایت سے مین نے تجھکو فلان موضع کا والی مقرر کر دیا

علامہ ابن عرفہ المعروف بہ نفطویہ نے بھی جو اکابر و اعلم محدثین سے ہین اپنی تاریخ مین اس بات کو لکھا ہے اور علامہ موصوف لکھتے ہین کہ فضائل صحابہ مین بہت سی حدیثین بنی امیہ کے وقت مین سلاطین اموی کا تقرب

حاصل کرنے کی غرض سے بنائی گئیں کہ بنی ہاشم کی ناک نیچی ہو
مؤلف درجات الرفیعہ (علامہ سید علی خان مدنی)
تحریر کرتے ہیں کہ یہی کیفیت حکومت بنی امیہ کی تمام ایام میں
قائم رہی یہاں تک کہ خلافت بنی عباس میں آئی تو یہ لوگ
اہلبیت اور اونکے شیعوں کے لئے بنی امیہ سے بھی زیادہ تر مہلک
اور مضر ثابت ہوئے اور اہلبیت اور اونکے متبعین نے انکے ہاتھوں
سے ایسے ایسے مظالم اوٹھائے جو حکومت بنی امیہ کے زمانہ میں
بھی نہیں اوٹھائے تھے۔ کیا خوب کسی عرب کے شاعر نے کہا ہے

خدا کی قسم بنی امیہ نے اہلبیت کیساتھ

وہ نہیں کیا جو بنی عباس انکے ساتھ کر گئے

پس اسیطرح پریشانی اور بےسروسامانی میں شیعوں کو زمانہ
گذر گیا۔ مدت گذر گئی اور سختی پر سختی۔ یاس بیدلی میں گذرتی
گئی اور زمانہ نا ہموار صاحبان حق کا طرفدار نہوا۔ آخر
کار شیعہ الی مدت سے عاجز آکر دور دراز دیار و
امصار میں جاکر بحالت تقیہ گوشہائے اختفا اور گوشہائے
انزوا میں چھپ رہے اور اس طریقہ سے صبر کرکے اس بلاد
مصیبت سے اپنی جانوں کی حفاظت کرلی

توثیق امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی یوسف المدعو بہ
مدائینی

ابو الحسن علی بن محمد بن
عبد اللہ بن ابی سیف
المدائنی مولی عبد الرحمن
بن سمرۃ القرشی وهو بصری
سکن المدائن ثم انتقل عنها
الی بغداد فلم یزل بها الی
حین وفاته وهو صاحب
الکتب المصنفة روی
عنه الزبیر بن بکار واحمد
بن خیثمه والحرث بن ابی اسا
قال یحیی بن معین غیر مرۃ
اکتب عن المدائنی کتبه
وکان ابو العباس یقول من
اراد اخبار الاسلام فعلیه
بکتب المدائنی ذکر الحارث
بن ابی اسامه ان ابا الحسن
المدائنی سرد الصوم قبل
موته بثلثین سنة و
انه کان قارب مائة
فقیل له فی مرضه ما
تشتهی فقال اشتهی
ان اعیش وکان [illegible]

ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف
المدائنی عبد الرحمن بن سمرہ
کے غلام تھے۔ وہ بصرے کے رہنے
والے تھے پھر مدائن میں جاکر
مقیم ہوئے پھر یہاں سے
بغداد آگئے اور یہاں کے ہو رہے
اور پھر مرتے وقت تک وہاں
سے نہ اٹھے وہ صاحب تصنیف
کثیرہ ہیں۔ ان کے زبیر بن بکار
احمد بن ابی خیثمہ اور حرث بن
ابی اسامہ وغیرہ روایت کی
ہے۔ یحیی بن معین اکثر فرمایا
کرتے تھے کہ مدائنی کی کتاب
سے لکھو اور ابو العباس
کہتے تھے کہ جسکو اخبار اسلام
کی ضرورت ہو وہ مدائنی کی
کتاب سے لکھے حارث بن ابی
اسامہ کہتے ہیں کہ مدائنی نے تیس
برس قبل موت کے روزے رکھنے
چھوڑ دیئے تھے۔ کیونکہ وہ عمر
میں سو برس کے قریب ہو چکے
تھے۔ مرض موت کے ایام میں لوگوں نے

ومنشاه بالبصرة ثم صار
الى المدائن بعد حين ثم
صار الى البغداد فلم يزل
بها حتى توفى بها فى ذى
القعدة سنة اربع وعشرين
ومائتين وكان عالما بالفتوح
والمغازى وبايام العرب
واخبارهم وانسابهم
وروايه الشعر صدوق
فى ذلك ذكره غيره انه مات
فى سنه خمس وعشرين
ومائتين وله ثلاث و
تسعين

كتاب انساب سمعانى

زمان سے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہو
میں نے کہا کہ میری آرزو یہی ہے کہ میں
ابھی اور جیتا۔ اوسکی ولادت اور
تعلیم و تربیت بصرے میں ہوئی
مگر وہ مدائن چلا گیا پھر وہاں
سے بغداد میں آیا اور پھر وہاں
سے کہیں نہ گیا اور ماہ ذیقعدہ
سنہ ۲۲۴ھ میں فوت ہوا۔ وہ
علوم فتوح۔ مغازی۔ ایام
عرب کا بہت بڑا عالم تھا۔ عرب کے
اخبار و آثار اور اسباب کا بھی
بڑا جاننے والا خصوصاً شعراے
عرب کے متعلق وہ معتبر اور صدوق
روات میں تھا۔ سنہ ۲۲۵ھ میں
اسکی وفات واقع ہوئی اور اوسوقت وہ ترانوے برس کا تھا

عبارت کتاب کشکول فیما جری آل الرسول ص للشیخ بہاؤالدین املی علیہ الرحمۃ

بسم الله الرحمن الرحيم
وهو هذا انه لا يغيب
عن نظرك ان النبي كما اذا
لم تقيد بالنبى فى حركاته

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ مسئلہ بھی تمہاری نظر سے پوشیدہ
نہیں ہے کہ جب عالم وقت اپنی حرکات
و سکنات میں شریعت کا تتبع

وسكناته التزم اصفر اذ هو
محتاج السلطان الى
المعاون والمعاضد وللشير
والمساعد له على مقاصده
واغراضه ومطالبه وهو اشتهرته
في ارتكاب الشهوات والمحرمات
وشرب المسكرات وسماع
الغناء والولوع بالمردان
والتهتك مع النسوان و
الاجتذاب الاموال من
غير حلها وعسف الرعية
حد دلها فيضطر الملك
والسلطان الى شيطان
يستره وفقيه ينصره و
قاض يدلس له ومتشدد
يلتزمه لدولته ومدلس
يسكن الامور وطامع
يشهد بالزور وشاعر
يتباكى ووجيه يهون ا
الاحوال ومشيرة على حب
المال وزاهد يلين الصعاب
وفساق ينادم على الشراب
وعيون تنظر والسنة تخبر

نہین سنتا ہے تو منحانف (شرح)
سو... کا مرتکب ہوتا ہے اور
اب حاکم ان امور مین ایسے
معاونین مشیر اور وزیر کا
محتاج ہوتا ہے جو اوس کو مرتکب
بینے ...ہ نا سننے ۔ نوجوانون
اور کنیزون کو ساتھ مرحیانہ
تعیش کرنے اور اموال غیر پر
بلا استحقاق متصرف ہونے
اور رعایا کو تباہ و برباد کرنے کی
تمام اغراض و مقاصد اور
مساعی و مطالب مین اوسکی
پوری معاونت اور تائید کرے
یہہ خواہشات نفسانی ماوف
کو شیاطین کو شیطان کی
طرف رجوع ہونے پر مجبور کر
دیتی ہین ہوا شیطان انکو
رہا ہین عیوب کو چھپا کر
پینے کے لیے بوین نوشش کرتا
ہے کہ تہا علماے شریعت)
اونکی وساطت سے تایید و نصرت
کرتے ہین قاضیان اونکے
رد اباشین ... کرتے ہین

حتی یصیر الخلیفة امیر المومنین
سکرانا ویجد علی فسوقه
اعوانا ولا تقوم هذه المملکة
الا بحفظ اضدادها
ولا تتم دعوة قوم الا بهلاک
اعدائها وعنادها نظرا
اعتبار هل یجب اذا کان هذه
الدعوة لعلی بن ابی طالب
ومالکها معویه بن ابو سفیان
ووزیرها علیها عمرو بن العاص
والمغیرة بن شعبه قد غصبه
علی بن ابی طالب علیه السلام
علیها ماتة الی ان قتله معویه
ان یرفع قدر الحسن والحسین
علیهما السلام ... قد ...
بن الحنفیه وغیرهم ...
وال ابی طالب وان یکثر عبد
الله بن عباس ویراعی اصحاب
علی احیاءهم والاموات منهم
هذا بعید القیاس والسنة
الدنیا ... بل یجب علی من
ان یفعل ما فعل من التدبیر
فی قتل علی علیه السلام و

خطبا دفعی جھوٹی تقریرین
کرتے ہین - رؤسا استکین
امور کرتے ہین - بخشی الملک
انکی جھوٹی گواہی دیتے ہین
بزرگ اور ضعیفان قوم انکو
لئے احاج وزاری کیتے ہین
موران قوم اخفای حال کے
لئے عطا و ایثار کرتے ہین
اور مال و زر کی محبت پر حریص
ولاتے ہین - ... قوم اونکی
بدکرداریوں کو ضعیف
خفیف بتاتے ہین فسق
قوم ... شرابخواری اور ...
کی مداومت پر او نکو جری بناتے
ہین - یہانتک کہ امیر المومنین
خلیفہ ... غفلت مین ہو
جاتا ہے اور اپنی بد ... سے
... پاتا ہے اسلئے
ایسی حکومت کا قائم ہونا ہی ناممکن
تھا تاوقتیکہ او سکے ... کا ...
نکر لیا جاتا سلطنت کا ...
محال تھا تاوقتیکہ تمام دشمن
اور اونکی مخالفت تمام نہ ہوجاتی

اركانه وتشتيت شملهم
وسب علي على منابر وتهوين
امره ونسخ شرفه من صدور
العوام وبث ذلك في
البلاد والعباد وتهديد من
صبا اليهم والتنكيل بمن
اثنى عليهم هكذا مدة دولته
ثم اودع في قلوب بني امية
بغض علي ابن ابي طالب عليه
السلام وبغض رجاله و
اله حتى ادى الحال الى
قتل الحسن بالسم والحسين
بالسيف الذي ذهب فيه حرمه
وطيف براسه في العباد و
البلاد وهل تم ذلك الا
برجال الباء عقلاء علماء
فقهاء مشائخ فقراء واغنياء
اغنياء فيستعان بهم على
تدبير العوام والقاء الهوام
وتخويف النفوس وزجر المتكلمين
عن الخوض في الناموس فلم
يزل السب واللعن والطرد ولا

پس دیکھو کہ اس حالت مین
حضرت علی کی دعوت کیسے
قبول کیجاتی معویہ ملک کا
حاکم تھا اور عمر عاص اور مغیرہ
ابن شعبہ اوسکے وزیر عقل تھے پس
ان لوگون نے ایک مدت تک
خلافت کا سلسلہ جاری
رکھا یہان تک کہ معویہ نے
اونکو قتل کرایا اسی طرح سمجھو
کہ حضرت امام حسن و امام حسین
اور محمد بن حنیفہ اور سائر بنی ہاشم
اور ال ابیطالب کے زمانہ مین
کیسے قدر کی جاتی عبداللہ بن
عباس و دیگر اصحاب حضرت
امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کی اونکی حیات
کے زمانہ مین یا اونکے مرنیکے بعد
کیسی تعظیم و تکریم ہوتی۔ یہہ امر
بالکل قیاس اور سیاست
دنیوی کے اصول سے دور ہے
بلکہ سچا ہے اسلیے معویہ پر ان
اصول کے لحاظ سے یہی امور

والخذل فی علی واولاده
ورجاله الف شهر انشاء
فیها رجال وماتت فیها
رجال وابیضت لحم واسود
لحی وولدت صبیان و
اولاد واستوسقت بلاد
وعناد وساد بمراضی بنوامیة
من ساد والخذل اولاد علی
علیه السلام ورجاله و
اتباعه ومن یقتفی اثرهم
فی المدن والاقالیم لا
ناصر لهم ولا معوان
ولا منسا عدا ولا اخوان
وبذلت علی ذلک اموال
ونشاء علیه رجال و
قیلت فیه اقوال ورکبت
فیه اهوال وال الامر
فی الال الی ما آل وجملة
الباعة والفلاحون نه
غافلون عن مقاصد
الملوک والسلاطین
وکبار الشیاطین

لازم تھی۔ جو وہ (معویہ) اپنی
تدبیر سے علی علیہ السلام اور اولی
اولاد و انصار کے قتل کرا لینے
اپ کے امور کو پراگندہ کرا لینے
اپ پر لعنت کرا لینے۔ آپ کی
توہین وتحقیر کرا لینے۔ قلوب
عام سے آپ کے فضل و شرف
کو مٹوا لینے اور ان امور کو تمام
دیار و مصار مین شایع کر لینے
اپ سے محبت رکھنے والون کے
ڈرا لینے۔ آپ کی مدح کرنیوالون
کو ذلیل وخوار کرا لو کی نسبت
عمل مین لایا۔ حکومت بنی امیہ
کی تمام مدت اسی طریقہ عمل
مین تمام ہوگئی۔ بغض علیؑ اور
بغض اولاد واصحاب علیؑ
قلوب بنی امیہ مین مستقر و مستحکم
ہوگیا یہانتک کہ حضرت امام
حسنؑ زہر سے اور حضرت امام
حسین علیہما السلام تلوار سے
شہید کر دیے گئے۔ انکے سر مبارک
کو تمام شہرون اور قومون مین

والسنۃ من ذلک خفایا و	تشہیر کیا اور یہ حالت کیسے کام
اشتہرت فضایا وجرے	ہوئی کیونکہ تمام طبقات علما
من طباع اهل المدائن	و فقہا او مشائخ و فقرا اور
و عوامهم ما اراده الملك	متمولان و اغنیا سب کے سب
و ربی الناس علی اغراضه	تدبیر عوام او مجتہد یا قوام کے
واثمرت المحبة لما عند	اصول عام پر چلتے تھے اور
الملك بغض ال محمد و	کاربند ہوتے تھے۔ خوف جان
رجالهم وتجهت	اور تالیف و تنبیہ علمائے متکلمین
التسوقه بذلك فی الاسواق	طبقہ عامہ کو ان امور کے غور
وجال بین الناس الشقاق	و خوض او تجسس و تفتیش
وصار اتباع الملك	سے باز رکھتی تھی۔ ... حضرت
المستهرین بالکلام	علی علیہ السلام او ... اولاد
والجدال والخصام ومن	اصحاب پر سب و شتم
یکره الملك تحت سد	لعن و طعن عزل و خارج
القتل والطرد والجلاء	البلادی کا طریقہ ...
وانساقت المذاهب الی	الکب بالتسنن قائم کھتا
معاضد الملك ... و	اسی ... لوگوں نے ...
... انه واحتکمت دولة	و ... اختیار کی اور ...
بنی امیه ومقاصده	تقلید ... کی۔ اپنے اعقاب
وذلل ... الجور ...	و اولاد کو بھی اسی کی ...
وستر المتقی عقیدته و	دی اور اسی طریق ...
کتم العاقل ...	دو ملکوں ...

الامور بين الجمهور وقد
اشتدت الايام والعصور
وسارت الكتب المصنفة
بذلك في البلاد والتبس ما
فيها من الاعتقادات على اكثر العباد
والناس غلب عليهم الدنيا وفي
طبعهم حب العاجلة وعند
الملوك التيف [illegible] لطلب
الدينار والدرهم [illegible] بحمد
واتباعهم تحت الخوف وبعضهم
تحت السيف ولا يكاد يخفى
من معرفتك سرعة الاجابة
الدوام الى اغراض الحكام [illegible]
وطمعاً [illegible] تحت ارادة
[illegible] يتساعد الى شاء ومتى
شاء ومع ذلك العبادة
قائمة والاذان مرتفع و
الصوم معتبر والزكوة مأتية
والحج واقع بمستطاع
والجهاد قائم والناس على
مراتبهم والاسواق منعقدة
والمدارس [illegible] والملاهي

اور جو کچھ بنی امیہ کی مرضی تھی
وہی کیا اور جہاں تک ہو سکا
اولاد و اتباع علی علیہ السلام کو
ذلیل و خوار کیا اور جو کچھ لوگ
[illegible] یا ملکوں میں رہ بھی گئے
تو انکی یہ حالت تھی کہ کوئی انکا
کہیں مددگار تھا اور نہ ناصر نہ
مددگار [illegible] لوگوں نے
کثرت [illegible] پیدا کیں بڑی بڑی
تصنیفیں کیں جن میں انہیں لوگوں [illegible]
کو اقوال مندرج کئے اور [illegible]
کے مضامین سے انکو بھر دیا۔ حالانکہ
جو [illegible]
ایسی [illegible]
وہ [illegible] دنیا کی [illegible]
و سلاطین [illegible]
[illegible]
[illegible]
انکی [illegible]
کرنے [illegible]
[illegible]
[illegible]

بين العوام مبسوطة و
ليس فى البلاء والشقاء
والخوف والخفاء غير
اولاد امير المومنين
على بن ابى طالب عليه السلام
واشياعه واتباعه ولما
استوق الامر لبنى مروان
بسبب قتل عثمان مقت على
بن ابيطالب عليه السلام
واشياعه ورجاله فى
قلوب الناس وثبت بينهم
هذا [illegible] ونفخ الشيطان
وقال باللسان هذات الملت
وهذا ونشا فى الشيعة اصول
ونماها فروع وابسقت لها
افنان ناثرت بها نزله لغرسها
الحق ولا سقاها الرسول
ولا جناها العقل ولا
اكل ثمرها الاولياء ولا
طعمها الفقراء فصهر بذلك
مذاهب واختلفت فيه
مسائل ونسخت اخبار و

کی محبت بغض ال محمد کی بغیر
ممکن نہین تہی یہ تمام حضرات
اپنے مسلک کو اس سودے کو
تمام بازاروں مین بیچتے اور
مشتہر کراتے تہے اور عوام مین
نفاق وشقاق بڑہاتے تہے
ملوک ظاہریہ کی سطوت وحجت
خصومت کو ذریعہ قائم کرتے تہے
جو لوگ حاکم سے کراہت کرتے تہے
قتل کیے جاتے تہے نکالے جاتے
تہے غرض کہ ان لوگوں کی دولت
بنی امیہ کی تائید مین دست و
زبان سے کام لیا اونکو پورا نفع
پہونچا یا مخالفان حکومت کو
ظلم وجور سے ذلیل وخوار کیا
یہانتک کہ پرہیزگاروں نے
اپنی عقیدت کو اور عاقل لوگون
نے اپنی عبادت کو چھپایا -
مخالفین نے یہ طریقہ عام عوام
مین جاری کیا اور زمانہ کو تنگ
وسخت کیا یہ تصنیفات و
تالیفات تمام امصار ودیار

طوبت آثاره واستقرت العالم
على الخلاف والاختلاف
وعدم الائتلاف والجبلة
الحيوانية بحسب مرتباتها
ومنشئها كما اخبر الصادق
الامين يولد المولود على
الفطرة وانما ابواه يهودانه
وينصرانه ويمجسانه
فينجسانه ثم تلاشت
دولة بني امية قد وطاوا لهم
المملكة الامر لا يحتاجون
فيه الى مصانعة آل علي
عليه السلام ومداراتهم
لعلمهم ان المملكة
بالاصالة لهم فاقروا
الوظائف التي قررها
بنو امية في اخماد نار
الطالبين على حالها
وساسوا الناس بها و
تناولوها هنية مرئية
د امد والعالم المعنى ولف

مشتہر ہوئی اون کے تمام
مقاصد موضوعہ لوگون مین پھیل
گئی۔ لوگ دنیا کے غلام ہو چکے
اونکی طبیعتون مین جا بیٹھی
عنصر تھے اور حالمان وقت
کے پاس تلوار بھی تھی ظلم بھی تھا
دنیا بھی تھا درم بھی تھا اور
آل محمد علیہم السلام اور اونکی
متبعین اکثر خوف وقتل کے نیچے
دبے ہوئے تھے۔ اکثر تلوار کے نیچے
آچکے تھے۔ کوئی جرح ونقصان
نہین ہوا یہ رفت ہوئی کی حقیقت
عوام مین جلد قبول نہین ہوتی
اسکی وجہ یہ ہے کہ عوام کی انکھین
حکام کے ساتھ وابستہ تھی اور
انھین کے زیر اختیار جیسا وہ
چاہین یا جب وہ چاہین یا
جس کسی ساتھ چاہین۔ یہان
تک انھین امو کے ساتھ اونکی
نمازین قائم ہوئین اذان بلند
ہوئین۔ روز ... یہ معتبر ہے

علی اغرائهم بالاموال و
استحکم علی ذلک الرجال و
وهبوا علی ذلک مقامات و
ومراتب وولایات وهبات
وصدقات فلما احس
الطالبیون بولایه بنی عباس
واخذت حقوقهم بغیر حقهم
جروا الی الاطراف والاوساط
خوفا من القتل والتسلط
وخاطبوهم فی القیام عن
هذا البساط فذهب لهم
العباسیون الرجال واعدلها
لهم القتال وتواهم المنصور
حتی قتل منهم الوف وشرذمه
الالوف ومن وقف علی مقاتل
الطالبین عرف ماجری من
بنی عباس علی ال علی علیه
السلام حتی حطموا بتجبرهم
وفرقوا کلمتهم وراعنا نملکهم
وحراستها من ال علی تنقاعلی
عناد بنی امیه فما استقرت
دولتهم ولاهیبت صوتهم

اور نماز اب حج مستطاع ہوئے
زکوٰۃ واجب اور جہاد قائم ہوا۔
بازار میں عشیلے متعرب ہوے ملون
اور شہروں میں راستے کشادہ ہوے
اور ہر قسم کے کاروبار میں تمام لوگ
مصروف ہوے تمام قوم میں کوئی
فرد ماسوا بجز اولاد علی اور اون کی
شیعوں کے ایسا نہیں تھا جو
انتہا درجہ کی بلاؤ شدت خوف
و[illegible] و غارت و تنہائی و خزلت
میں گرفتار یا دور ملکوں یا زمین
جا کر پوشیدہ ہوا ہو۔ اور جب
بنی مروان کی حکومت مشتہر اور
منتقل ہو گئی تو اوسکے ساتھ
حضرت علی اور اونکی اولاد اور
شیعوں کی دشمنی بھی لوگوں
کے دلوں میں مضبوطی سے جم گئی
اور یہہ اہتمام مصنوعی اور الزام
موضوعی تمام لوگوں کے نزدیک
گویا ثابت ہو گیا اور گویا شیعان
اور تمام لوگوں کے کان میں پھونک
دیا کہ حاکم وقت (عثمان) غفلت

حتی فهموا ان الشجرة
الطالبين متفرقه والاغصان
ذابلة والافنان ناقصة الري
محضورة السقوط يابسة الثمار
فعندها استقروا وسكنوا
ولم يأمنوا حتى علموا ان جميع
الرعايا فى البلاد والآفاق
المشرقية والمغربية اعداء لآل
محمد صلعم يفضلون الصحابة
عليهم ولا يأنسون بذكرهم
انهمكت الخلفاء والملوك من
العرب والعجم واستعمالهم الكذب
وارتكاب المنكرات التي لا
تجب لمثلهم على سبيل النبوة
المثبتة والخلافة الاولوية
التي قرنها الله تعالى وسنها
محمد صلعم وامر بها ونص عليها
فاضطروا الى وضع المدارس
مشتغلة العوام التي الفت
بالقلوب والاوهام الشبهات
المدهشة والملابس المفاخرة
والانعام وسموا كل رئيس

مین مارا گیا پھر اسی اصول کے مطابق
ارکان شریعت وضع کر گئے ضعیف
العقل لوگون نے اسکو سیراب کیا
اور اس ریاضت مین بھی لگے لیکن
حقیقت یہ ہے اس شجر کو خدا نے لگایا
نہ رسول نے ثبات دیا۔ نہ عقل نے اسکی
نگہداشت کی نہ اولیا و ہدا نے اسکے
پھلون کو کھایا نہ فقرا نے اسکو
اپنا طعام بنایا پس اسی طریق سے نئے
نئے مذاہب نکلے پھر اون مذاہب سے اسی
مختلف طریقے مستخرج ہوئے اور
اسی کے مطابق اخبار و آثار کی کتابین
لکھی گئین بعضے کتابونکو علما نے پڑھایا
اور تمام روی زمین پر پھیلا دیا خلاف
بڑھایا اور صفات انسانیہ سے گذر
کر حیات حیوانیہ کا اثر پہونچایا سو
اوسکی تعلیم و تربیت کا اصل منشا
تھا۔ اسی کی خبر رسول خدا نے
دی ہے کہ دنیا کو پھر حضرت اسلام
پیدا کئے جاتے ہیں سیدا ذلکر الدین
مین جہاد بعضین مین کی عدمانی اید
مجبوری بتاتے ہین جب ان آیتی کی حکم

من الرعايا اما ما يقتضيه اعلاء [illegible]
[illegible] ولكنه يثبت ويصير الخلافة
[illegible] بينهم ويصير الخليفة
العاصب [illegible] كل امام منهم اماما و
هم [illegible] يرتكبون [illegible]
[illegible] الحرام واصبح السالكين
[illegible] على الخليفة العاصب
[illegible] المعاد [illegible]
على [illegible] فيه [illegible]
[illegible] السنة والمساكن
[illegible] والمطاعم
الشهية والملابس الفاخرة و
المقامات الباهرة والتنعم والتلذذ
في المنام والتقلب في مستراح الحمام
واعلام مكانه في المدائن ان يناقض
ويعارض [illegible] في قيام [illegible]
وتتابع الناس على [illegible] بعد جيل
وجيلا بعد جيل والذي [illegible] عليه
[illegible] تشامخ [illegible]
العوام والذي [illegible] فيه الخواص العامة
واستعمال الشياطين ومكرام الفراعنة
من السلاطين والعامي [illegible] على
هذه المذاهب [illegible] من [illegible]

[illegible] ہو کر بنی عباس کی حکومت قائم ہوئی
تو انہوں نے سمجھ لیا کہ قیام حکومت کے لئے
ال ابی طالب کی امداد و استعانت و رجال
[illegible] کی ضرورت نہیں [illegible]
تو ان حقیقتا بنی امیہ کے [illegible] قول و
[illegible] انلوگوں نے تمام [illegible]
[illegible] جو بنی امیہ نے مقرر کئے
تھے قائم رہے جنکے اثرات [illegible]
کی گردنیں جھکی رہیں اور اونکی [illegible]
دبی رہی اسلئے قدیم ارباب سیاست سابق
بدستور [illegible] ملک کو [illegible]
رہے علمای زمانہ بھی اونہیں اغراض کے موید
بنے اور تمام لوگ اسی پر عملدرآمد کرتے رہے
[illegible] آل ابی طالب [illegible] بنی عباس نے ان لوگوں کو
سمجھ لیا اور اسی استحقاق واجبہ کے چھیننے کے
لئے قتل و غارت کے خوف سے دور دراز ملکوں
میں جا کر مخفی ہو گئے اور بنو عباس مستحق امام
ٹھہرے یعنی [illegible] ملک و قوم کو [illegible]
[illegible] کے خلاف لگیختہ کیا اور [illegible]
و قتال قائم کی منصور دوانیقی نے انلوگوں
کو انلوگوں کو بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ اون
کے ہزاروں افراد کو قتل کیا اور ہزاروں نفوس
کو جلا وطن کیا جیسا کہ مظالم بنی عباس

على معرفة الله وهو مذهب
يغوث ويعوق ونسر واشتغل
علماء الجمهور بالخلاف والشقاق
والقوا من تابعيهم من الباطنية والفلاسفة
بعين الظلال وغشيت المدارس
واحداث التفاضل والتنافس
وانتظم العالم على صورة من قال كفرها
وان كان صادقا كفر ومن التبس
بسواها احتقر

تمت بالخير والعافية

اور مصائب آل ابیطالب کی جانب
وانون پر ظاہر ہے کہ اونکے درختون کو
جلایا اونکی جماعتون کو متفرق کردیا۔
اونکی مال و متاع کو نیست و نابود کردیا
اور خدا کی قسم بنی امیہ نے آل ابیطالب کے ساتھ
وہ مظالم نہین کیئے جو بنی عباس نے کئے
کیونکہ بنو عباس نے اپنی استقرار سلطنت
و بنائے مقبولیت اور استحکام ہیبت و
صولت اور آل علی علیہ السلام سے حفاظت
کی نسبت یہہ تجویز کیا کہ اگر اونکا نظم
عمل خصوصیت بنی امیہ کے سلسلہ ارشاد پر چلایا جائیگا تو اونکی سلطنت مین استقلال
نہ ہوگا اور نہ ہیبت و جلال مین پائداری آل ابی طالب کی جمعیت متفرق ہوچکی ہے
اونکی شاخین پژمردہ۔ اونکے اقوال و آرا ضعیف ہوچکے ہین۔ دانے پانی تک کو
محتاج ہین۔ بالاخر بنی عباس انھین اپنی تدابیر پر قائم رہے اور کبھی چین سے نہ بیٹھے۔
جبتک کہ اونھین یقین نہو لیا کہ تمام ممالک مغربیہ و بلاد مشرقیہ کی رعایا۔ آل محمد
صلعم کی دشمن جان ہوگئی ہے اور فرقہ صحابہ کو اون لوگون پر ترجیح و تفضیل دیتی
ہے اور اون لوگون کے ذکر و بیان سے اونکو کوئی موانست نہین ہے۔ اسکے بعد جیسا
کہ بیان کیا گیا ہے بنی عباس نے اپنے تمام خلفا و والیان و عمالان ملکی کے ذریعہ
سے ایسی ایسی موضوعات و مکذوبات۔ نبوت محمدیہ اور خلافت علویہ کی تضعیف
و تخفیف کے متعلق مرتب کرائے۔ جسکی نظیر دشوار ہے۔ حالانکہ مقاصد نبوت
و خلافت وہ امور واجبات تھی جسکو خدا نے فرض اور نبیؐ نے سنت قرار دیا
تھا۔ حکم بھی کیا گیا تھا اور نص بھی فرمائی گئی تھی۔ بہرحال انھین مکذوبات کی
تعلیم تمام مدارس ملکی مین جاری کی گئی اور عوام الناس نے اسی سے شغل و شغف
اختیار کیا۔ دنیا کے قلوب نے انھین باتون سے الفت خاص پیدا کی اور حکومت نے
انھین لوگون کے مدارج اعلی کیئے۔ انھین کو خلعتہائے فاخرہ دئے۔ حضرات معلمین و

مدرسین نے اسی مقاصد سے روسا کو امام کے لقب دیئے۔ تاکہ اونکی خلافت وامارت کی تصدیق ہو پھر اسی قوت واعتبار پر ایک خلیفہ غاصب نے اپنے بعد والے خلیفہ اور امام کو خلیفہ اور امام کے لقب سے ملقب کیا۔ حتی کہ اونکا ہر فرد واحد بخوبی جانتا تھا کہ ہم گناہ کر رہے ہین اور حرام کھا رہے ہین۔ علمائے ساکنین مدرسین مدرسہ خلفائے غاصبین کی طرف سے مقرر ہونے والے ہین۔ وہ اونھین کے اغراض ومطالب پر قائم ہین۔ یہہ عداوت اہل حق ہین اونکو برابر ہین اور لوگونکو دشمن ہین جو اونکے مخالف ہین۔ اونکا انکار کرتے ہین جو ان امور مین ان سے موافق نہین ہوتا اور اونکی ان سعت موہوبہ۔ مراتب علیہ خدم وحشم ظاہریہ۔ طعامہای لذیذہ۔ لباسہای فاخرہ۔ مدایح وقصحہ مقول اور تنعم۔ خواب شیرین ملذذہ اور صحبتہای حمام کے عیش وعشرت پر اعتراض کرتے ہین۔ ملک کے تمام مدارس مین ان لوگون کو اعلا اعلے مناصب صرف اسی لیئے عطا کیے گئے کہ وہ امرا وسلاطین کیطرف ہوکر روافض سے مناظرہ ومعارضہ کرین اور اون پر حجت قائم کرین۔ انھین کا ایک طبقہ کے بعد دوسرے طبقہ نے اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم نے یہہ روش اختیار کی اور قاعدۂ سلف کا سب پر اثر پہونچایا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام مین مذہب جبر کی بنا ہوئی اور اسی طریقہ مین خاص وعام سب داخل ہو گئے۔ انھون نے صریحی شیاطین زمانہ کے اعمال کو چھپایا اور فراعین سلاطین کی مکاریون کو مخفی کیا۔ اور یہہ عامی العقل گروہ در گروہ مذہب جبر کی تحصیل کے ایسے شائق نکلے کہ معرفت خدا کے لیئے الیسا مادہ نہین تھے حالانکہ یہہ مذہب یغیث۔ یعوق اور نسر کا تھا پھر تو تمام علمای جمہور اسی شقاق ونفاق مین گرفتار ہو گئے۔ اونکے متبعین بھی جو اکثر کاروباری اور بازاری لوگ تھے۔ ان امور کو قوت پہونچاتے رہے۔ اور پھر ایسے متعدد مدرسے قائم ہو گئے اور احداث کی تفصیل متنفیس ہوتی گئی۔ اسی صورت وشکل مین نظام عالم برابر قائم رہا جب کبھی کسی شخص نے اونکے اقوال سے انکار کیا کافر بنا یا گیا اور جس نے ان سے اختلاف کیا ذلیل وحقیر کیا گیا

تمت بالخیر والعافیہ

عفی عنہ

بتاریخ ... المبارک ۱۲۹۴